تنظیم المدارس کے امتحانِ ثانویہ عامہ و ثانویہ خاصہ میں کامیابی کی مکمل ضمانت

تعلیمِ المنطق

ناشر
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
”فقہ حنفی PDF BOOK“
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

تعلیم المنطق

حافظ محمد عبد الستار سعیدی
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بحث ازبر ہو جاتی ہے۔

اس سے قبل آپ نے صرف، نحو اور منطق کے نقشے بنائے جو طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو کر اساتذہ اور طلباء میں انتہائی شہرت پذیر ہو چکے ہیں۔ آپ کی طرح اگر دیگر اساتذہ بھی دیگر علوم میں ایسی ہی تصنیفات کا اہتمام کریں تو اس سے طلبہ خوب اور جلد مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو دینِ متین کی خدمت کی مزید توفیق عنایت فرمائے اور اسے ان کی آخرت کا ذریعہ نجات بنائے۔ آمین! یارب العالمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم۔

محرّرہ محمد گل احمد عتیقی
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ
لاہور
سربن چناری مظفر آباد۔ آزاد کشمیر
۱۱/۱/۹۰

مصنفِ تعلیم المنطق

از۔ مولانا الحاج محمد منشاء تابش قصوری

معلم شعبۂ فارسی، ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اہلِ سنت و جماعت کی معروف دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کو مدارسِ عربیہ میں جس طرح ایک مقام حاصل ہے۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ کا بھی ایک مقام ہے۔ یہاں کا ہر مدرس کسی نہ کسی انفرادی وصف سے متصف ہے۔ خصوصاً مولانا الحاج حافظ محمد عبد الستار صاحب سعیدی مدظلہ جامعہ کے مدرسینِ درسِ نظامی میں وہ واحد شخصیت ہیں جو ایک مستند عالم ہونے کے ساتھ حافظِ قرآن بھی ہیں۔ جبکہ درسِ نظامی کے اساتذہ میں یہاں کا کوئی اور استاذ حافظِ قرآن نہیں۔ البتہ شعبہ حفظ اور تجوید و قراءت کے تمام اساتذہ حافظ و قاری ہیں۔

سالارِ خاندان: مولانا حافظ عبد الستار صاحب سعیدی ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ ہیں جس کی دنیوی وجاہت و شرافت کئی پشتوں سے مسلمہ چلی آ رہی ہے۔ آپ کے آباء و اجداد نے زمینداری کا پیشہ اپنایا۔ علاقہ بھر میں اس خاندان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور باہمی تنازعات کے تصفیہ میں اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ مگر دینی علوم کی طرف اس خاندان کا زیادہ رجحان نہ تھا۔

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی سے پہلے اس خاندان کا کوئی فرد دینی علوم سے بہرہ ور نہیں تھا اس لحاظ سے آپ کا وجودِ مسعود خاندان کے لئے باعثِ فیوض و برکات ثابت ہوا۔ کیونکہ آپ نے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم و فنونِ اسلامیہ میں بھی دسترس حاصل کی۔ آپ کی دیکھا دیکھی خاندان کے اکابر نے اپنے بچوں کو دینی علوم کی راہ پر گامزن کیا۔ چنانچہ اس وقت آپ کے خاندانِ ذی وقار میں بیس سے زائد حافظ، قاری اور عالم موجود ہیں جبکہ دس سے زائد بچے حفظِ قرآن اور دینی علوم کی تحصیل میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس لیے حافظ صاحب بلاشبہ خاندان کے لیے قابلِ تقلید مثال ثابت ہوئے۔ لہٰذا اس مناسبت سے آپ کو سالارِ خاندان کے لقب سے ملقب کرنے میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

ابتدائی حالات:

مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی ضلع راولپنڈی کے ایک معروف گاؤں گنگانوالہ میں قیامِ پاکستان سے تقریباً دو سال بعد ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کو چودھری شیر دل بن چودھری جعفر خان نمبردار مرحوم کے گھر پیدا ہوئے۔ قرآنِ کریم ناظرہ اور پرائمری تک اپنے ہی گاؤں میں پڑھتے رہے پھر حفظ القرآن کے لئے مدرسہ اعجاز القرآن جامعہ مسجد ٹھیکیداراں ڈھوک رتہ راولپنڈی میں داخلہ لیا اور حضرت مولانا صوفی کامل حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ۱۹۶۲ء میں حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔

۱۹۶۵ء میں ڈی۔ سی۔ ہائی سکول چکری ضلع راولپنڈی سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپ علومِ دینیہ کی طرف راغب ہوئے اور جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا گل احمد عتیقی صاحب سے فارسی، صرف اور نحو کی ابتدائی کتب شرح جامی تک پڑھیں۔ پھر ۱۹۷۲ء میں دارالعلوم احسن المدارس راولپنڈی میں داخل ہو کر حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان صاحب چشتی رضوی سے موقوف علیہ کی تکمیل کی۔ ساتھ ہی ۱۹۷۴ء میں سرگودھا بورڈ سے پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان عمدہ پوزیشن میں پاس کیا۔ ۱۹۷۴ء ہی میں دوبارہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لے کر منتہی کتب پڑھیں اور دورۂ حدیث شریف کے کے بعد جامعہ اور تنظیم المدارس کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام میں ان علماء عظام کے نام نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد مہر الدین جماعتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ لاہور
استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی۔ لاہور
حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی۔ لاہور
شیخ الفقہ حضرت مولانا حسن الدین ہاشمی۔ بہاولپور
حضرت مولانا محمد سلیمان رضوی راولپنڈی
حضرت مولانا محمد گل احمد خان عتیقی لاہور
حضرت مولانا محمد رشید نقشبندی لاہور

عملی زندگی: یوں تو آپ کی زندگی عمل سے ہی عبارت ہے۔ مگر فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب انسان پر ذمہ داریوں کا بوجھ پڑتا ہے تو اس وقت جس راہ پر وہ گامزن ہوتا ہے اسے عملی زندگی میں قدم رکھنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے زمانہ طالب علمی سے ہی

زندگی کا آغاز کر دیا تھا۔

۱۹۷۲ء میں جامع مسجد تازہ گل ڈھوک رتہ میں خطابت کے فرائض انجام دینے لگے۔ چھ ماہ وہاں گزارے پھر دو سال تک جامع مسجد صوفی اللہ دین ڈھوک رتہ راولپنڈی اور ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۴ء تک دس سال جامع مسجد غوثیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور اور ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۶ء تک جامع مسجد شو مارکیٹ لاہور میں خطابت کے جوہر دکھائے۔ اور آج کل (۱۹۹۰ء) جامع مسجد مسلم بیرون لوہاری گیٹ لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت منصب خطابت پر فائز ہیں۔

تدریس: آپ ۱۹۷۶ء میں فارغ التحصیل ہوتے ہی جامعہ نظامیہ رضویہ کے شعبہ تدریس سے منسلک ہو گئے اور آج (۱۹۹۰ء) تک تقریباً چودہ سال ہونے کو ہیں کہ تدریسی و تعلیمی امور انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہ صرف جامعہ کے ایک قابل مدرس ہیں بلکہ جامعہ کے ناظم تعلیمات اور ناظم دارالاقامہ بھی ہیں "بزم رضا" کے ہفتہ وار پروگراموں کے عملاً نگران اعلیٰ آپ ہی ہیں اور ماہانہ خصوصی پروگرام جو عربی اور فارسی زبانوں میں ہوتے ہیں۔ ان کو کامیابی سے چلانے کا سہرا بھی آپ کے سر سجتا ہے۔ حقیقتاً ان کا اوڑھنا بچھونا جامعہ ہی ہے۔ اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ جامعہ سے ان کی وابستگی ہمیشہ رہے گی۔

حج و زیارت

آپ ۱۹۸۳ء میں حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس سال حج جمعۃ المبارک کو ہوا جسے عرفِ عام میں حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

بیعت

آپ کو ۲۲، اکتوبر ۱۹۷۹ء کو غزالیٔ دوراں رازیٔ زماں حضرت علامہ مولانا الحاج سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

تصانیف

گوناگوں تدریسی و تنظیمی مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف میں بھی نہایت عمدہ کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چنانچہ درج ذیل کتب آپ کے قلمی شاہکار ہیں۔

۱۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا سوانحی خاکہ (مقالہ) مطبوعہ بزم رضا لاہور ۱۹۷۶ء

۲۔ تعارفِ تصانیفِ علماءِ اہلسنت (مقالہ) غیر مطبوعہ یکصد علماء اہلسنت کی پانچ صد کتابوں کا تعارف ۱۹۷۶ء

۳۔ ترجمہ الاصول الاربعۃ فی تردید الوہابیہ۔ تصنیف حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان مجددی سرہندی علیہ الرحمہ مطبوعہ حیدر آباد۔ ۱۹۷۹ء

۴۔ مرآۃ التصانیف جلد اول۔ مطبوعہ مکتبہ قادریہ و حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۸۰ء

۵۔ ترجمہ سننِ نسائی (تین جلدوں میں) مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۸۰ء

۶۔ تعارفِ اراکینِ سنی رائٹرز گلڈ۔ غیر مطبوعہ ۱۹۸۲ء

۷۔ مصنفینِ صحاح ستہ اور ان کی شرائط۔ غیر مطبوعہ ۱۹۸۲ء

۸۔ مرآۃ التصانیف جلد دوم۔ غیر مطبوعہ

۹۔ صرف مختار اُردو۔ غیر مطبوعہ

۱۰۔ تعلیم المنطق ۔ مطبوعہ لاہور ۱۱۔ تلخیص المنطق ۔ مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۹۰ء

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ نے صرف، نحو اور منطق . . . . کے نقشہ جات بصورت چارٹ مرتب فرمائے ہیں۔ جو طلباء کے لئے بہت مفید ہیں نیز پاک و ہند میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

تحاریک میں حصّہ

تحریکِ ختمِ نبوت سنہ ۱۹۷۴ء اور تحریکِ نظامِ مصطفےٰ سنہ ۱۹۷۷ء میں آپ نے بھر پور حصہ لیا۔ جن کی تفصیل "تحریکِ نظامِ مصطفےٰ سنہ ۱۹۷۷ء میں جامعہ نظامیہ کا کردار"، میں تفصیلی طور پر درج کی جا چکی ہے۔ وہاں آپ کے تحریکی کارناموں کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے اس تحریک میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ جس میں آپ کو خاصے زخم آئے۔

بہر حال مولانا حافظ عبد الستار سعیدی مدظلہٗ بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو جولانیاں عطا فرمائے۔ اور اہلسنت وجماعت کو آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بجاہ سیدی طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلّم

محمد منشا تابش قصوری
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۱۰ھ / جنوری سنہ ۱۹۹۰ء

پیش لفظ

از۔ رئیس المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم و علٰی آلہٖ و
اصحابہٖ اجمعین

اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی کے راستے اسی قوم پر کشادہ فرماتا ہے جو وقت کے زندہ مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کے تقاضوں کے مطابق اپنی عملی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ وہ قوم جو عصرِ حاضر کے مطالبات سے چشم پوشی کرتے ہوئے تن آسانی اور عیش کوشی میں محو ہو جائے اور جس کے قوائے عمل مضمحل ہو جائیں وہ کبھی شاہراہِ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی، اس کا جوش اور جذبے سے خالی اور بے دلی سے اٹھنے والا ہر قدم پستی اور ناکامی کی طرف جائے گا وہ نہ صرف خود مایوسی اور قنوطیت کا شکار ہو جائے گی بلکہ دوسروں کو بھی یاس کے اندھے غار میں دھکیل دے گی۔

اربابِ علم کو جان لینا چاہیے کہ آج جبکہ ہمارے اردگرد مسائل ہی مسائل ہیں فکری اور عملی فساد اور لادینیت کی ہر طرف یلغار ہے، ہمیں اپنے فریضۂ منصبی کا پاس کرتے ہوئے اپنی تمام قوت، اصلاحِ احوال کے لئے صرف کر دینے کی ضرورت ہے، محراب و منبر سے مدلل اور معقول انداز میں دین کا پیغام

پھیلانے کی ضرورت ہے، قصوں، کہانیوں اور چٹکلوں کے ذریعے وقت گزاری سے گریز کیا جائے، قلم و قرطاس کی اہمیت کو محسوس کیا جائے، آج پریس اور ذرائع ابلاغ کی برق رفتاری کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پَر پُرزے نکال کر دور دراز تک پھیل چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمارے نوجوان علماء تصنیف و تالیف کی افادیت کو بخوبی محسوس کر رہے ہیں اور اپنا قیمتی وقت میدانِ تحریر میں صرف کر رہے ہیں، مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/شیخوپورہ اور خطیب مسلم مسجد، لاہور وہ جوہرِ قابل ہیں جنہوں نے شب و روز کی محنت سے علماءِ لاہور میں ایک خاص مقام حاصل کیا ہے، مرآۃ التصانیف لکھ کر انہوں نے علمی حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کیا، کچھ عرصہ پہلے طلباء اور اساتذہ کی سہولت کے لئے نقشۂ صرف مرتب کر کے دلچسپی کا سامان مہیا کیا تھا، اب نقشۂ نحو اور نقشۂ منطق مرتب کر کے ایک اور قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے مدرس مولانا حافظ محمد اشرف چوہدری سلمہ ربہ نے بھی نقشہ صرف و نحو مرتب کیا ہے اور بڑے ہی حسین انداز میں شائع کیا ہے۔

پیشِ نظر رسالہ تعلیم المنطق بھی مولانا حافظ عبدالستار سعیدی کی جودتِ طبع کا نتیجہ ہے، اس میں انہوں نے آسان ترین لفظوں میں اصطلاحاتِ منطق کی تعریفیں بیان کی ہیں اور تقسیمات کو وجوہِ حصر اور نقشوں کے ذریعے بیان کیا ہے، امید ہے کہ اساتذہ اس رسالے کو داخلِ درس قرار دیں گے اور طلبہ بآسانی

اصطلاحاتِ منطق سے روشناس ہو سکیں گے۔

منطق مصدر میمی ہے اور اس کا استعمال دو معنوں میں ہوتا ہے نطقِ ظاہری اور نطقِ باطنی، علمِ منطق اصل میں نطقِ باطنی یعنی سوچ و بچار کو راستی اور سلامتی کے راستوں پر ڈالنے کا کام انجام دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ سوچ اور فکر جس قدر صحیح، ٹھوس اور پختہ ہو گی اسی قدر آدمی کی گفتگو معقول اور مؤثر ہو گی، اس لئے کوئی بھی معقولیت پسند آدمی منطق کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کر سکتا، پیشِ نظر رسالہ میں اسی علم کو سہل الحصول بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس سعیِ جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے طالبانِ علم کے لئے مفید بنائے۔

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ — محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۴؍ جنوری ۱۹۹۰ء — نقشبندی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

منطق کی تعریف ۔ هِيَ اٰلَةٌ قَانُوْنِيَّةٌ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الذِّهْنَ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الْفِكْرِ۔ منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جا سکتا ہے۔

منطق کا موضوع ۔ مُعرّف و قولِ شارح اور دلیل و حُجّت ۔

منطق کی غرض ۔ صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الْفِكْرِ۔

ذہن کو فکری غلطی سے بچانا۔

فائدہ: کسی فعل کے نتیجے کو اس حیثیت سے کہ اس کا تصور فاعل سے صدورِ فعل کا باعث ہے غرض اور علتِ غائیہ کہا جاتا ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ صدورِ فعل کے بعد حاصل ہوا فائدہ، منفعت اور غایت کہا جاتا ہے چنانچہ صیانۃ الذہن عن الخطاء فی الفکر بحیثیت اول علم منطق کی غرض اور علت ہے اور بحیثیت ثانی فائدہ، منفعت اور غایت ہے۔

واضع ۔ منطق کو ابتداءً ارسطو نے سکندر ذوالقرنین کے حکم پہ وضع کیا لہٰذا ارسطو کو معلمِ اول کہا جاتا ہے پھر ابو نصر فارابی نے اس کی مزید توضیح کی تو وہ معلمِ ثانی کہلائے اور فارابی کی کتب کے جل کر ضائع ہو جانے کے بعد شیخ الرئیس بو علی سینا نے دوبارہ اس علم کو مفصل تحریر کیا تو وہ معلمِ ثالث قرار پائے۔

وجہ تسمیہ: منطق بنا ہے نُطق سے۔ نُطق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ نطقِ ظاہری یعنی تکلم، ۲۔ نطقِ باطنی یعنی ادراک۔ چونکہ یہ علم ان دونوں میں تقویت دیتا ہے لہٰذا اسے منطق کہتے ہیں اور اس علم کو میزان بھی کہا جاتا ہے کیونکہ میزان کا معنی ترازو ہے اور یہ بھی عقل کے لیے ترازو ہے جس پہ عقل افکار کو تول کر صحیح اور فاسد میں امتیاز

عِلم کی تعریف۔ هُوَ حُصُولُ صُورَةِ الشَّيْئِ فِي الْعَقْلِ۔

کسی شئے کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔

تقسیمِ علم۔ علم کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ تصوّر۔ نمبر۲ = تصدیق۔

وجہِ حصر۔ علم دو حال سے خالی نہیں۔ کہ وہ حکم کے ساتھ ہوگا یا حکم سے خالی ہوگا۔ بصورتِ اول تصدیق اور بصورتِ ثانی تصوّر

تعریفات و امثلہ

تصوّر۔ وہ علم جو حکم سے خالی ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر

تصدیق۔ وہ علم جو حکم کے ساتھ ہو۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ۔

حکم کی تعریف۔ اِسْنَادُ اَمْرٍ اِلٰی اَمْرٍ اٰخَرَ اِیْجَابًا کَانَ اَوْ سَلْبًا۔

ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کرنا۔ بطورِ ایجاب یا بطورِ سلب۔

جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ اور زَیْدٌ لَیْسَ بِکَاتِبٍ۔

تقسیمِ اقسامِ علم۔ تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱ = ضروری و بدیہی۔ نمبر۲ = نظری و کسبی۔

وجہِ حصر۔ تصور اور تصدیق دو حال سے خالی نہیں ہوں گے یا تو وہ نظر و فکر کے بغیر حاصل ہوں گے یا نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہوں گے بصورتِ اول "ضروری و بدیہی" اور بصورتِ ثانی "نظری و کسبی"۔

تعریفات و امثلہ

تصوّرِ ضروری و بدیہی۔ وہ تصور جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے تصوّرِ حرارت و برودت

تصوّرِ نظری و کسبی ۔ وہ تصور جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو۔ جیسے تصورِ جن و

تصدیقِ ضروری و بدیہی ۔ وہ تصدیق جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے

"اَلنَّارُ حَارَّۃٌ" وَالْمَآءُ بَارِدٌ"

تصدیقِ نظری و کسبی ۔ وہ تصدیق جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو جیسے

اَلْعَالَمُ حَادِثٌ وَالصَّانِعُ مَوْجُوْدٌ

نقشہ اقسامِ علم

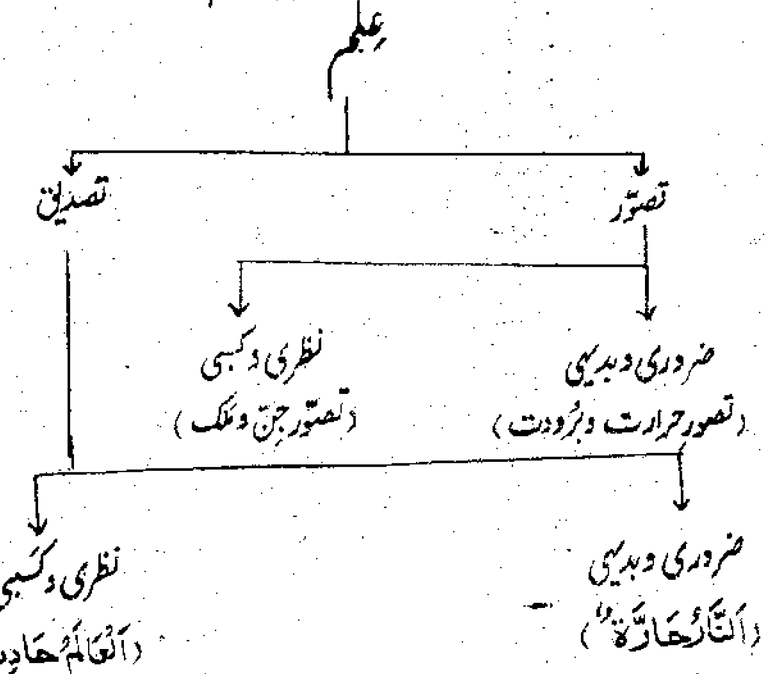
علم
تصوّر
تصدیق
ضروری و بدیہی
(تصور حرارت و برودت)
نظری و کسبی
(تصوّرِ جن و ملک)
ضروری و بدیہی
(اَلنَّارُ حَارَّۃٌ)
نظری و کسبی
(اَلْعَالَمُ حَادِ

سوال ۔ آپ نے تصور کا ذکر پہلے اور تصدیق کا ذکر بعد میں کیوں کیا؟

جواب ۔ جواب سے پہلے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ تقدّم کی چ
قسمیں ہیں۔

(۱) **تقدمِ ذاتی**۔ یعنی مؤخر، مقدم کا محتاج ہو اور مقدم، مؤخر کے لئے علتِ تامہ ہو۔ جیسے طلوعِ شمس کا تقدم وجودِ نہار پر ہے کیونکہ وجودِ نہار محتاج ہے طلوعِ شمس کا اور طلوعِ شمس علت ہے وجودِ نہار کے لئے۔

(۲) **تقدمِ طبعی**۔ یعنی مؤخر، مقدم کا محتاج ہو۔ لیکن مقدم، مؤخر کیلئے علتِ تامہ نہ ہو۔ جیسے تصور کا تقدم تصدیق پر کیونکہ تصدیق محتاجِ تصور تو ہے لیکن تصور علتِ تصدیق نہیں۔

(۳) **تقدمِ زمانی**۔ یعنی مقدم کا زمانہ مؤخر کے زمانے سے پہلے ہو۔ جیسے زمانۂ نوح مقدم ہے۔ زمانۂ موسیٰ سے علیہما السلام۔

(۴) **تقدمِ وضعی**۔ یعنی مقدم کو ذکر میں مؤخر سے پہلے کر دینا۔ اس تمہید کے بعد سوالِ مذکورہ بالا کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ تصور، تصدیق پر طبعی طور پر مقدم ہے لہٰذا ہم نے ذکر میں بھی تصور کو تصدیق پر مقدم کیا۔ تاکہ وضع، طبع کے مطابق ہو جائے۔

نظر و فکر۔ امورِ معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ ترتیب، کسی مجہول چیز تک پہنچا دے۔ پھر امورِ معلومہ اگر تصورات ہوں تو انہیں معرف و قولِ شارح اور اگر تصدیقات ہوں تو انہیں دلیل و حجت کہا جاتا ہے

معرف و قولِ شارح۔ وہ معلوماتِ تصوریہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصور حاصل ہو جائے۔ جیسے حیوان کا معنیٰ جوہر، جسم نامی، حساس، متحرک بالارادہ اور ناطق کا معنیٰ دریابندۂ معقولات دونوں الگ الگ معلوم ہوں۔ پھر ان کو ترتیب دی جائے اور یوں کہا جائے کہ حیوانِ ناطق تو اس سے انسان

کا تصور حاصل ہو گیا جو پہلے مجہول تھا۔

دلیل و حُجّت۔ وہ معلوماتِ تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے۔ جیسے یہ معلوم ہو کہ عالم متغیّر ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ ہر متغیّر حادث ہے۔ پھر ان کو ترتیب دے کر یوں کہا جائے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے تو نتیجہ آئے گا کہ عالم حادث ہے یہ ایک اور تصدیق حاصل ہو گئی جو پہلے مجہول تھی۔

سوال۔ منطق کا مقصود معانی کی بحث کرنا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ منطق کی کتابوں میں لفظ اور دلالت کی بھی بحث کی جاتی ہے؟

جواب۔ منطق کا مقصود بالذات تو معانی کی بحث ہے۔ لیکن چونکہ معانی کا سمجھنا اور سمجھانا الفاظ پر موقوف ہوتا ہے۔ لہٰذا معانی سے پہلے الفاظ کی بحث کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور لفظ سے معنیٰ تب سمجھا جا سکتا ہے جب لفظ معنیٰ پر دلالت کرے۔ لہٰذا الفاظ کی بحث سے پہلے دلالت کی بحث کی جاتی ہے۔

دلالت کی بحث

دلالت کی تعریف۔ دلالت کا لُغوی معنیٰ ہے راہ دکھانا اور اصطلاحی معنیٰ ہے کسی شئے کا کسی دوسری شئے کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ جب بھی پہلی شئے کا علم آئے تو اس کے ساتھ ہی دوسری شئے کا بھی علم حاصل ہو جائے۔ پہلی شئے کو دال اور دوسری شئے کو مدلول کہا جاتا ہے۔

دلالت کی تقسیم۔ دلالت کی ابتداءً دو قسمیں ہیں۔ نمبر ١۔ لفظیہ۔ نمبر ٢۔ غیرِ لفظیہ۔

وجہِ حصر۔ دلالت دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اسمیں دال لفظ ہوگا یا غیرِ لفظ بصورتِ اول دلالتِ لفظیہ اور بصورتِ ثانی دلالتِ غیرِ لفظیہ۔

تعریفات وامثلہ

دلالتِ لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال لفظ ہو جیسے لفظِ زید کی دلالت ذاتِ زید پر۔

دلالتِ غیرِ لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال غیرِ لفظ ہو جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ وضعیہ۔ نمبر۲۔ طبعیہ۔ نمبر۳۔ عقلیہ۔

وجہِ حصر۔ دلالتِ لفظیہ یا غیرِ لفظیہ دو حال سے خالی نہ ہوگی۔ کہ اس میں وضع کا دخل ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول وضعیہ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو طبعیہ ورنہ عقلیہ۔ تو اس طرح دلالت کی کُل قسمیں چھ ہو گئیں۔

تعریفات وامثلہ

دلالتِ لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے لفظِ زید کی دلالت ذاتِ زید پر۔

دلالتِ لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل ہو۔ جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر۔

دلالتِ لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے تقاضے کا دخل نہ ہو۔ جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظِ دیز کی دلالت، بولنے والے کے وجود پر۔

دلالتِ غیرِ لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالتِ غیر لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے دوالِ اربعہ یعنی عقود، خطوط، نُصُب اور اشارات کی دلالت اپنے مدلولات پر۔

دلالتِ غیرِ لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلالتِ غیر لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل ہو جیسے چہرے کی سُرخی کی دلالت شرمندگی پر اور چہرے کی زردی کی دلالت خوف پر۔

دلالتِ غیرِ لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالتِ غیرِ لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے تقاضے کا دخل نہ ہو۔ جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

سوال۔ دلالت کی کُل چھ قسمیں ہیں۔ لیکن علوم میں بحث فقط دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ اس لئے کہ افادہ اور استفادہ یعنی سمجھنا اور سمجھانا بآسانی اسی دلالت سے حاصل ہوتا ہے۔

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تقسیم

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ مُطابَقِی۔ نمبر۲۔ تَضَمُّنِی۔ نمبر۳۔ اِلتزامی۔

وجہِ حصر۔ لفظ کی دلالت اپنے معنیٰ پر تین حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو لفظ اپنے پورے معنیٰ موضوع لہٗ پر دلالت کرے گا۔ یا موضوع لہٗ کی جُزء پر دلالت کرے گا۔ یا موضوع لہٗ کے خارج لازم پر دلالت کرے گا۔

بصورتِ اوّل مطابقی۔ بصورتِ ثانی تضمنی اور بصورتِ ثالث التزامی۔

تعریفات و امثلہ

دلالتِ مطابقی۔ وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنیٰ

موضوع لہٗ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر۔

دلالتِ تضمّنی۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کی جزء پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت فقط حیوان پر یا فقط ناطق پر۔

دلالتِ التزامی۔ وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے خارج لازم پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت قابلِ علم ہونے پر۔

نقشہ اقسامِ دلالت

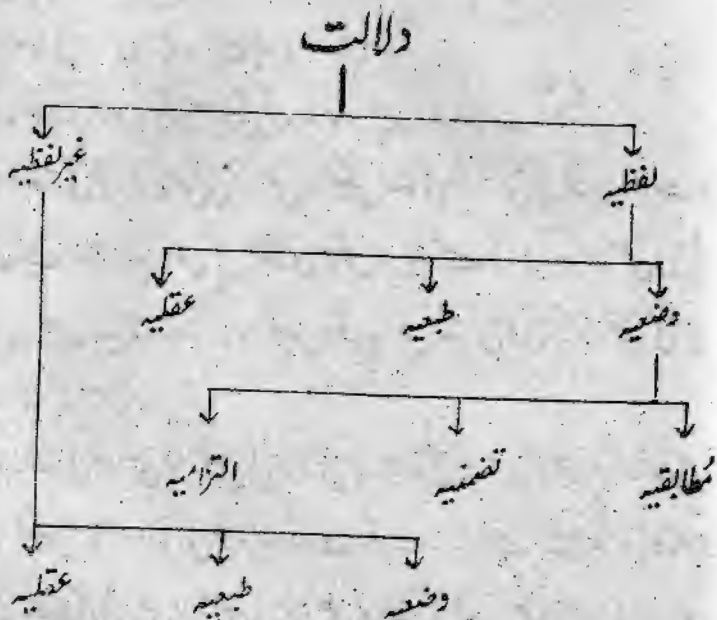
دلالت
لفظیہ
غیر لفظیہ
وضعیہ
طبعیہ
عقلیہ
مُطابقیہ
تضمنیہ
التزامیہ
وضعیہ
طبعیہ
عقلیہ

لفظ کی بحث

تعریفِ لفظ۔ لغوی معنیٰ ہے پھینکنا اور اصطلاحی معنیٰ ہے مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ الْإِنْسَانُ

یعنی جس شے کے ساتھ انسان تلفظ کرتا ہے ۔

تقسیمِ لفظ ۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں ۔ نمبر۱ مفرد ۔ نمبر۲ ۔ مرکب ۔

وجہِ حصر ۔ لفظ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کی جُزء سے معنیٰ مرادی کی جُزء پر دلالت کرانا مقصود ہوگا یا نہیں ۔ بصورتِ اوّل مُرکب اور بصورتِ ثانی مُفرد ۔

تعریفات و امثلہ

لفظِ مُفرد ۔ وہ لفظ جس کی جُزء سے معنیٔ مرادی کی جُزء پر دلالت کرانا مقصود نہ ہو ۔
اس کی پھر پانچ صورتیں ہیں ۔

نمبر۱ ۔ لفظ کی جزء ہی نہ ہو ۔ جیسے ہمزۂ استفہام ۔

نمبر۲ ۔ لفظ کی جزء ہو لیکن معنیٰ کی جُزء نہ ہو ۔ جیسے اسمِ جلالت (اللّٰہ)

نمبر۳ ۔ لفظ کی جُزء ہو، معنیٰ کی جُزء بھی ہو، لیکن لفظ کی جُزء معنیٰ کی جُزء پر دلالت نہ کرے جیسے لفظِ زید اس میں لفظ کی جزئیں ہیں ۔ جیسے ز، ی، د اور معنیٰ کی جزئیں بھی ہیں ۔ جیسے زید کا سر، بازو، ٹانگیں وغیرہ لیکن لفظ کی کوئی جُزء معنیٰ کی کسی جُزء پر دلالت نہیں کرتی ۔

نمبر۴ ۔ لفظ کی جُزء بھی ہو، معنیٰ کی جُزء بھی ہو، لفظ کی جزء معنیٰ کی جزء پر دلالت بھی کرے لیکن معنیٔ مرادی کی جُزء پر دلالت نہ کرے ۔ جیسے عَبْدُ اللّٰہ جبکہ کسی کا نام ہو ۔

نمبر۵ ۔ لفظ کی جزء بھی ہو، معنیٰ کی جزء بھی ہو، لفظ کی جُزء، معنیٔ مرادی کی جزء پر دلالت بھی کرے ۔ لیکن دلالت کرانا مقصود نہ ہو جیسے حیوانِ ناطق جبکہ کسی کا نام ہو ۔

لفظِ مُرکب ۔ وہ لفظ جس کی جُزء سے معنیٔ مرادی کی جُزء پر دلالت کرانا مقصود ہو ۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

لفظِ مفرد کی تقسیمات

تقسیم نمبر ۱۔ معنیٰ کے استقلال اور عدمِ استقلال کے اعتبار سے لفظِ مُفرد کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اسم۔ نمبر ۲۔ کلمہ۔ نمبر ۳۔ اَداۃ۔

وجہِ حصر۔ لفظِ مفرد دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کرتا تو اَداۃ اور اگر کرتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو وہ کلمہ ہے جس کو نحوی فعل کہتے ہیں۔ اور اگر نہیں کرتا تو وہ اسم ہے۔

تعریفات و امثلہ

اسم۔ وہ لفظِ مفرد جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہو اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زید۔

کلمہ۔ وہ لفظِ مفرد جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہو۔ اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرتا ہو جیسے ضَرَبَ۔

اَداۃ۔ وہ لفظِ مفرد جو مستقل معنیٰ پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے مِنْ، اِلیٰ۔

فائدہ۔ نحویوں کے فعل اور منطقیوں کے کلمہ کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر کلمہ منطقی فعل نحوی تو ہے مگر ہر فعل نحوی کلمہ منطقی نہیں۔ مثلاً اَضْرِبُ نحویوں کے نزدیک فعل ہے لیکن منطقیوں کے نزدیک کلمہ نہیں۔ اسلیئے کہ کلمہ مفرد کی قسم ہے جبکہ اَضرِبُ مناطقہ کے نزدیک مفرد نہیں بلکہ مرکب ہے کیونکہ لفظ کی جزء معنیٰ مرادی کی جزء پر دلالت کرتی ہے

یعنی ہمزہ متکلم پر اور ض، ر، ب معنیٰ حدثی پر دال ہے۔

تقسیم نمبر ۲۔ معنیٰ کی وحدت کے اعتبار سے لفظِ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عَلَم۔ نمبر ۲۔ متواطی۔ نمبر ۳۔ مشکک۔

وجہ حصر۔ لفظِ مفرد جبکہ واحد المعنیٰ ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اس کا معنیٰ مُعیّن و مُشخّص ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل عَلَم ہے۔ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں۔ کہ تمام افراد پر وہ برابر برابر صادق آتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل متواطی اور بصورتِ ثانی مُشکِک۔

تعریفات وامثلہ

عَلَم۔ وہ لفظِ مفرد جس کا معنیٰ ایک ہو اور مُعیّن و مُشخّص ہو جیسے زید، عمرو، بکر۔

مُتواطی۔ وہ لفظِ مفرد واحد المعنیٰ جس کا معنیٰ مُعیّن و مُشخّص نہ ہو۔ اور تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو جیسے انسان کہ زید، عمرو بکر وغیرہ پر برابر برابر صادق آتا ہے۔

مُشکِک۔ وہ لفظِ مفرد واحد المعنیٰ جس کا معنیٰ مُعیّن و مُشخّص نہ ہو اور تمام افراد پر برابر برابر صادق نہ آتا ہو۔ بلکہ اس کا صدق بعض افراد پر اولیٰ، بعض پر غیر اولیٰ، بعض پر مقدم، بعض پر مؤخر، بعض پر اشد، بعض پر اضعف، بعض پر ازید اور بعض پر انقص ہو جیسے سواد و بیاض اور لفظِ وجود۔

تقسیم نمبر ۳۔ معنیٰ کی کثرت کے اعتبار سے لفظِ مفرد کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ مشترک۔ نمبر ۲۔ منقول نمبر ۳۔ حقیقت۔ نمبر ۴۔ مجاز۔

وجہ حصر۔ لفظِ مفرد جب کثیر المعنیٰ ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ تمام معنوں

کے لیئے اُس کی ابتداءً وضع ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ مشترک ہے۔ اور اگر تمام معنوں کے لیئے ابتداءً وضع نہیں، بلکہ وضع تو ایک معنیٰ کے لیے ہوئی لیکن اس کا استعمال کسی دوسرے معنیٰ میں ہونے لگا۔ پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ پہلے معنیٰ کو چھوڑ دیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر پہلے معنیٰ کو چھوڑ دیا گیا ہے تو یہ منقول ہے اور اگر نہیں چھوڑا گیا بلکہ وہ لفظ کبھی پہلے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ تو جب پہلے معنیٰ میں استعمال ہو تو اُس کو حقیقت کہیں گے۔ اور جب دوسرے معنیٰ میں استعمال ہو تو اُس کو مجاز کہیں گے۔

تعریفات و امثلہ

مُشترک۔ وہ لفظِ مُفرد کثیر المعنیٰ جس کی وضع ابتداءً تمام معنوں کے لیئے ہوئی ہو۔ جیسے لفظِ عین۔ کہ اس کی وضع آنکھ، چشمہ، گھٹنا اور سونا کے لیئے ہے۔

منقول۔ وہ لفظِ مفرد کثیر المعنیٰ جس کی وضع ابتداءً ایک معنیٰ کے لیئے ہوئی ہو۔ پھر اس کا استعمال کسی دوسرے معنیٰ میں ہونے لگا ہو اور پہلے معنیٰ کو چھوڑ دیا گیا ہو۔

حقیقت۔ وہ لفظِ مُفرد جو اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں استعمال ہوتا ہو۔ جیسے لفظ اَسَد حیوانِ مُفترس کے لیے۔

مجاز۔ وہ لفظِ مفرد جو اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے غیر میں استعمال ہوتا ہو جیسے لفظِ اَسَد رجلِ شجاع کے لیے۔

تقسیمِ منقول۔ منقول کی باعتبار ناقل کے تین قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عُرفی۔ نمبر ۲۔ شرعی۔ نمبر ۳۔ اصطلاحی۔

وجہِ حصر۔ منقول تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کے ناقل عُرفِ عام والے ہوں گے یا عُرفِ خاص والے ہوں گے۔ یا اہلِ شرع ہوں گے۔ بصورتِ اوّل عُرفی بصورتِ ثانی اصطلاحی اور بصورتِ ثالث شرعی۔

تعریفات وامثلہ

منقولِ عرفی۔ وہ لفظِ منقول جس کے ناقل عرفِ عام والے ہوں جیسے لفظ دَابَّہ اس کی وضع تو ہوئی تھی کُلُّ مَا یَدُبُّ عَلَى الْأَرْضِ کے لئے لیکن بعد میں عُرفِ عام والوں نے اس کو نقل کر دیا چارپاؤں کی طرف۔

منقولِ شرعی۔ وہ لفظِ منقول جس کے ناقل اہلِ شرع ہوں جیسے لفظِ صلوٰۃ کہ اس کی وضع تو ہوئی تھی دُعا کے لئے۔ بعد میں اُس کا استعمال ہونے لگا مخصوص عبادت یعنی نماز میں۔

منقولِ اصطلاحی۔ وہ لفظِ منقول جس کے ناقل عرفِ خاص والے ہوں جیسے لفظِ اسم اس کی وضع تو ہوئی تھی بلندی یا علامت کے معنیٰ کے لئے لیکن نحویوں نے اس کو نقل کر دیا ایسے کلمہ کی طرف جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہو اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک سے مقترن نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دو لفظ ایک ہی معنیٰ کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو اُنکو مترادفان کہا جاتا ہے۔ جیسے۔ اسد اور لیث دونوں کا معنیٰ شیر ہے۔ اور اگر دو لفظ دو الگ الگ معنوں کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو اُن کو متباینان کہا جاتا ہے جیسے شجر اور حجر۔

مُرکب کی تقسیم۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ تام۔ نمبر۲۔ ناقص۔

وجہِ حصر۔ مرکب دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اس پر سکوت صحیح ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل تام اور بصورتِ ثانی ناقص

تعریفات و امثلہ

مرکبِ تام۔ مَا يَصِحُّ السُّكُوْتُ عَلَيْهِ وہ مرکب جس پر سکوت صحیح ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

مرکبِ ناقص۔ مَا لَا يَصِحُّ السُّكُوْتُ عَلَيْهِ۔

وہ مرکب جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ۔

مرکبِ تام کی تقسیم مرکبِ تام کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خبر و قضیہ ۲۔ انشاء۔

وجہِ حصر۔ مرکبِ تام دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل خبر و قضیہ اور بصورتِ ثانی انشاء۔

تعریفات و امثلہ

خبر و قضیہ۔ مَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ۔

وہ مرکبِ تام جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

انشاء۔ مَا لَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ۔

وہ مرکبِ تام جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو جیسے اِضْرِبْ

انشاء کی تقسیم انشاء کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ طلبی۔ نمبر ۲۔ غیر طلبی۔

وجہِ حصر۔ انشاء دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ باعتبارِ وضع کے طلبِ فعل پر دلالت کرے گا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل طلبی اور بصورتِ ثانی غیر طلبی۔ جس کو تنبیہ کہا جاتا ہے

انشائے طلبی کی پھر تین قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ امر۔ نمبر۲۔ دعا۔ نمبر۳۔ التماس۔

وجہ حصر۔ طلب تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ مع الاستعلاء (بڑائی کے ساتھ) ہوگی یا مع الخضوع (عاجزی کے ساتھ) ہوگی یا مع التساوی (برابری کے ساتھ) ہوگی۔ بصورتِ اول امر۔ جیسے اِذْهَبْ بصورتِ ثانی۔ دعا، سوال اور بصورتِ ثالث التماس۔

نوٹ۔ تنبیہ میں امر و نہی کے علاوہ انشاء کی باقی اقسام داخل ہیں۔ جیسے تمنّی، ترجّی اور ندا وغیرہ۔

مرکبِ ناقص کی تقسیم

مرکبِ ناقص کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ تقییدی۔ نمبر۲۔ غیر تقییدی۔

وجہ حصر۔ مرکبِ ناقص دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کی جزءِ ثانی، جزءِ اول کے لئے قید ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اوّل تقییدی اور بصورتِ ثانی غیر تقییدی۔

تعریفات و امثلہ

مرکبِ تقییدی۔ وہ مرکب ناقص ہے جس کی جزءِ ثانی، جزءِ اوّل کے لئے قید بنے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

مرکبِ غیر تقییدی۔ وہ مرکب ناقص ہے جس کی جزءِ ثانی، جزءِ اوّل کے لئے قید نہ بنے۔ جیسے فِی الدَّارِ۔

نقشہ اقسامِ لفظ

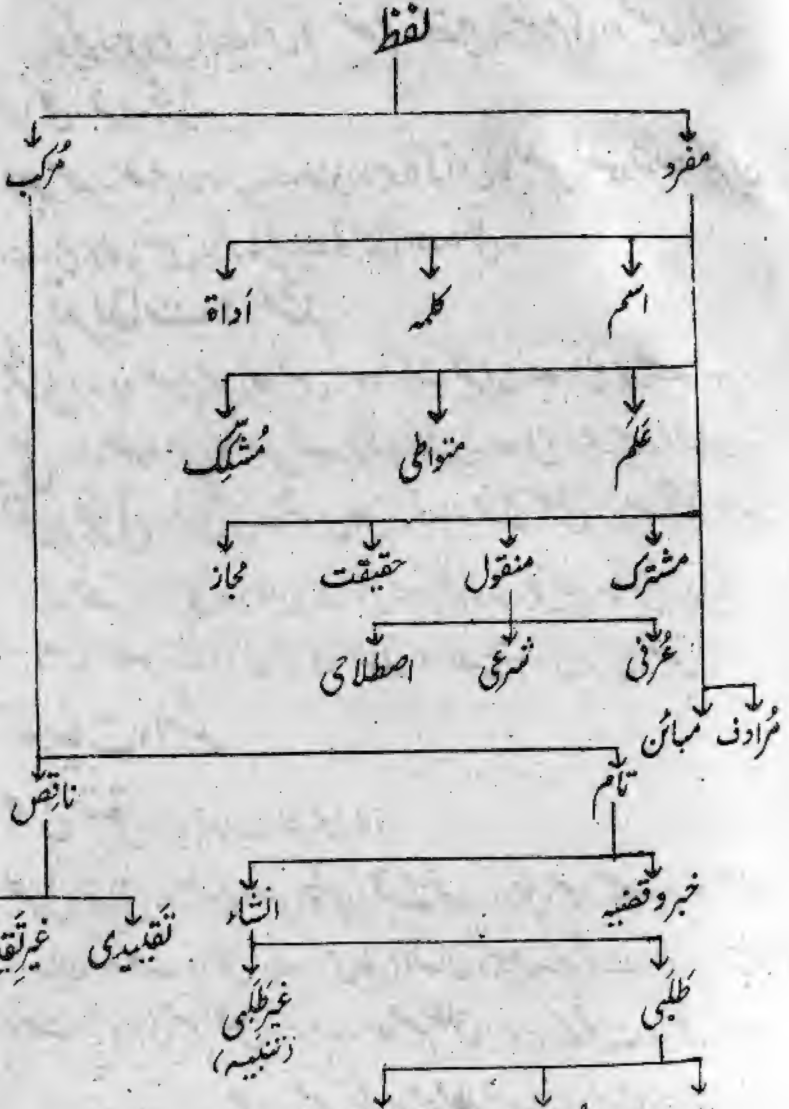
لفظ
مفرد
مُرکب
اسم
کلمہ
اداۃ
عَلَم
متواطی
مُشکِّک
مشترک
منقول
حقیقت
مجاز
عُرفی
شرعی
اصطلاحی
مُرادف
مبائن
تام
ناقص
خبر و قضیہ
انشاء
طلبی
غیرِ طلبی
(تنبیہ)
امر
دُعا و سوال
التماس
تقییدی
غیرِ تقییدی

مفہوم کی بحث

جو کچھ ذہن میں آئے اُس کو مفہوم کہتے ہیں۔ مفہوم کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱ کُلّی۔ نمبر۲۔ جُزئی۔

وجہِ حصر۔ مفہوم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس کا نفسِ تصور شرکتِ کثیرین سے مانع ہوگا یا نہیں۔ اگر مانع ہے تو جزئی۔ ورنہ کُلّی۔

تعریفات و امثلہ

جُزئی۔ وہ مفہوم جس کا نفسِ تصور شرکتِ کثیرین سے مانع ہو جیسے زید۔

کُلّی۔۔ وہ مفہوم جس کا نفسِ تصور شرکتِ کثیرین سے مانع نہ ہو جیسے انسان۔

تقسیمِ جزئی۔ جزئی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ جزئی حقیقی۔ نمبر۲۔ جزئی اضافی

وجہِ حصر۔ جزئی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کلّی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل جزئی اضافی اور بصورتِ ثانی جزئی حقیقی

تعریفات و امثلہ

جزئی حقیقی اسکی تعریف ابھی گذری۔

جزئی اضافی وہ مفہوم اخص جو کسی اعمّ کے تحت داخل ہو۔ جیسے زید کا مفہوم جو انسان کے تحت داخل ہے۔ اسی طرح انسان، حیوان کے تحت، حیوان، جسمِ نامی کے تحت، جسمِ نامی جسمِ مطلق کے تحت اور جسمِ مطلق، جوہر کے تحت داخل ہے۔

لہٰذا زید، انسان، حیوان، جسمِ نامی اور جسمِ مطلق سب ہی جزئیاتِ اضافیہ ہیں۔

سوال۔ جزئی اضافی اور جزئی حقیقی میں نسبت کیا ہے؟

جواب ۔ ان دونوں میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے ۔ یعنی ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ضرور ہوتی ہے ۔ لیکن ہر جزئی اضافی کا جزئی حقیقی ہونا ضروری نہیں ہے ۔ جیسے زید جزئی حقیقی بھی ہے اور جزئی اضافی بھی لیکن انسان ، حیوان اور جسمِ نامی جزئی اضافی تو ہیں مگر جزئی حقیقی نہیں ہیں ۔

تقسیم کُلی نمبر ۱ ۔ افرادِ کُلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کُلی کی چھ قسمیں ہیں ۔

وجہ حصر : کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہے یا ممکن ۔ بصورتِ اوّل قسمِ اوّل اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ خارج میں اس کا کوئی فرد پایا جاتا ہے یا نہیں ۔ بصورتِ ثانی قسمِ ثانی اور بصورتِ اوّل پھر دو حال سے خالی نہیں کہ صرف ایک فرد پایا جاتا ہے یا متعدد ۔ اگر صرف ایک فرد پایا جاتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس فرد کے غیر کا پایا جانا ممتنع ہے یا ممکن ۔ بصورتِ اوّل قسمِ ثالث اور بصورتِ ثانی قسمِ رابع ۔ اور اگر متعدد افراد پائے جاتے ہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ متعدد افراد متناہی ہیں یا غیرِ متناہی بصورتِ اوّل قسمِ خامس اور بصورتِ ثانی قسمِ سادس ۔

تعریفات و امثلہ

نمبر ۱ ۔ وہ کُلی جسکے افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو ۔ جیسے شریکِ باری تعالیٰ ۔

نمبر ۲ ۔ وہ کُلی جسکے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو لیکن پائے نہ جائیں جیسے عنقاء ۔

نمبر ۳ ۔ وہ کُلی جسکا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممتنع ہو ۔ جیسے واجب الوجود ۔

نمبر ۴ ۔ وہ کُلی جسکا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممکن ہو جیسے شمس ۔

نمبر ۵۔ وہ کُلی جس کے خارج میں متعدّد افراد پائے جائیں۔ لیکن وہ متناہی ہوں جیسے کواکبِ سیّارہ جو سات ہیں۔ شمس، قمر، مریخ، زہرہ، زحل، عطارد اور مشتری۔

نمبر ۶۔ وہ کُلی جسکے خارج میں متعدّد افراد پائے جائیں اور وہ غیر متناہی ہوں جیسے معلوماتِ الٰہیۃ

نقشہ کلیاتِ ستہ مطابقِ وجہِ حصر

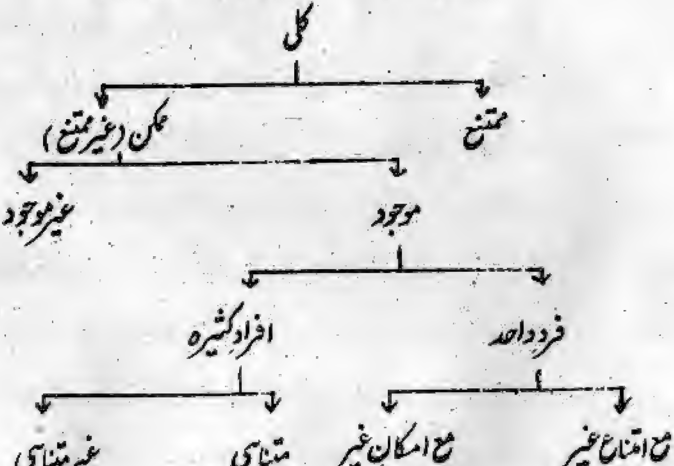
کلی
ممتنع
ممکن (غیر ممتنع)
موجود
غیر موجود
فردِ واحد
افرادِ کثیرہ
مع امتناعِ غیر
مع امکانِ غیر
متناہی
غیرِ متناہی

تقسیمِ کُلی نمبر ۲۔ کُلی کی پانچ قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ نوع۔ نمبر ۲۔ جنس۔ نمبر ۳۔ فصل۔ نمبر ۴۔ خاصہ۔ نمبر ۵۔ عرضِ عام۔

وجہِ حصر۔ کُلی کی نسبت جب اُس کے افراد کی طرف کی جائے تو وہ کُلی تین حال سے خالی نہیں ہوگی۔ یا تو وہ اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہوگی۔ یا اپنے افراد کی حقیقت کا جُزء ہوگی۔ یا اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہوگی۔ اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہو تو اُس کُلی کو نوع کہا جاتا ہے۔ جیسے انسان۔

اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت کا جُزء ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہو گی۔ کہ وہ تمامِ مشترک ہو گی یا نہیں۔ اگر تمامِ مشترک ہو تو اُس کو جنس کہا جاتا ہے جیسے حیوان، انسان کے لئے۔

اور اگر تمامِ مشترک نہ ہو تو اُس کو فصل کہا جاتا ہے جیسے ناطق انسان کیلئے۔

اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہو گی۔ کہ وہ ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو گی یا نہیں۔ اگر وہ کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہے تو اُس کُلی کو خاصہ کہا جاتا ہے جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

اور اگر وہ کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص نہ ہو تو اُسے عرضِ عام کہا جاتا ہے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے۔

تعریفِ تمامِ مشترک مع مثال

دو ماہیتوں کے درمیان وہ جزءِ مشترک کہ کوئی بھی جزءِ مشترک اُس سے خارج نہ ہو۔ جیسے انسان اور فرس کے درمیان حیوان ایک ایسا جُزءِ مشترک ہے کہ ان دونوں کے درمیان پائے جانے والے تمام اجزائے مشترکہ اسی میں داخل ہیں۔ کوئی بھی جُزءِ مشترک اس سے خارج نہیں ہے۔ لہٰذا حیوان، انسان اور فرس کے لئے تمامِ مشترک ہے۔

(کلیاتِ خمسہ کا نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نقشہ کُلیّاتِ خمسہ مطابق وجہِ حصر

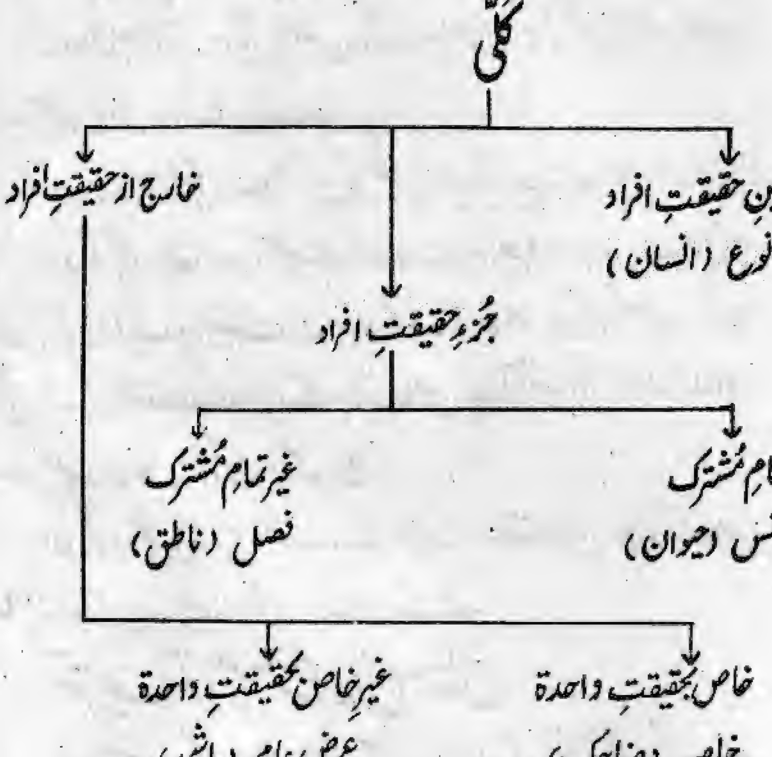
کُلّی
عینِ حقیقتِ افراد
نوع (انسان)
جُزءِ حقیقتِ افراد
خارج از حقیقتِ افراد
تمامِ مُشترک
جنس (حیوان)
غیر تمامِ مُشترک
فصل (ناطق)
خاص بحقیقتِ واحدۃ
خاصہ (ضاحک)
غیرِ خاص بحقیقتِ واحدۃ
عرضِ عام (ماشی)

تعریفات و امثلہ

نوع ۔ هُوَ کُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلٰی کَثِیْرِیْنَ مُتَّفِقِیْنَ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ مَا هُوَ۔

نوع وہ کلی ہے جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر ما ھُو کے جواب میں بولی جائے۔

جیسے انسان، فرس وغیرہ۔

جنس۔ ھُوَ کُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلٰی کَثِیْرِیْنَ مُخْتَلِفِیْنَ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ مَا ھُوَ۔

جنس وہ کُلّی ہے جو مختلفۃُ الحقائق کثیرین پر مَا ھُوَ کے جواب میں بولی جائے۔ جیسے حیوان انسان کے لئے۔

فصل۔ ھُوَ کُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلَی الشَّیْءِ فِیْ جَوَابِ اَیُّ شَیْءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہٖ۔

فصل وہ کُلّی ہے جو کسی شئے پر اَیُّ شَیْءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہٖ کے جواب میں بولی جائے جیسے ناطق انسان کے لئے۔

خاصہ۔ ھِیَ کُلِّیَّۃٌ صَادِقَۃٌ عَلٰی اَفْرَادِ حَقِیْقَۃٍ وَاحِدَۃٍ صِدْقًا عَرَضِیًّا۔

خاصہ وہ کُلّی ہے جو ایک ہی حقیقت کے افراد پر صدقِ عرضی کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

عرضِ عام۔ ھُوَ کُلِّیٌّ صَادِقٌ عَلٰی اَفْرَادِ حَقِیْقَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّغَیْرِھَا صِدْقًا عَرَضِیًّا۔

عرضِ عام وہ کلی ہے جو ایک حقیقت کے افراد پر اور اُس کے غیر کے افراد پر بھی صدقِ عرضی کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے

تقسیماتِ نوع تقسیم نمبر۱۔ نوع کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ نوعِ حقیقی۔ نمبر۲۔ نوعِ اضافی۔

وجہِ حصر: نوع دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کبھی جنس بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل نوعِ اضافی اور بصورتِ ثانی نوعِ حقیقی۔

تعریفات وامثلہ

نوعِ حقیقی۔ وہ کلی جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جائے۔ جیسے انسان۔

نوعِ اضافی۔ كُلُّ مَاهِيَّةٍ يُقَالُ عَلَيْهَا وَعَلٰى غَيْرِهَا الْجِنْسُ فِيْ جَوَابِ مَا هُوَ۔

ہر وہ ماہیت جس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر مَا هُوَ کے ذریعے سوال کیا جائے۔ تو جواب میں جنس واقع ہو۔ جیسے انسان کہ جب اس کو فرس کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَا هُمَا تو جواب میں حیوان آئے گا جو کہ جنس ہے لہٰذا انسان اس اعتبار سے نوعِ اضافی ہوا۔ اسی طرح حیوان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں اَلْحَيَوَانُ وَالشَّجَرُ مَا هُمَا تو جواب میں جسمِ نامی آئیگا جو کہ جنس ہے۔ لہٰذا حیوان نوعِ اضافی ہوا۔

تقسیم نمبر۲ (باعتبار ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے نوع کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر۱۔ عالی۔ نمبر۲۔ سافل نمبر۳۔ متوسط نمبر۴۔ مفرد۔

وجہِ حصر۔ نوع چار حال سے خالی نہ ہوگی یا تو اُس کے نیچے کوئی نوع ہوگی اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا اُلٹ یعنی اُس کے اوپر کوئی نوع ہوگی۔ اور نیچے نہ ہوگی یا اوپر بھی کوئی نوع ہوگی اور نیچے بھی ہوگی یا نہ اوپر کوئی نوع ہوگی اور نہ نیچے۔ بصورتِ اوّل نوعِ عالی بصورتِ ثانی نوعِ سافل بصورتِ ثالث نوعِ متوسط اور بصورتِ رابع نوعِ مفرد۔

تعریفات و امثلہ

نوعِ عالی۔ وہ نوع جس کے نیچے تو کوئی نوع موجود ہو لیکن اوپر کوئی نوع موجود نہ ہو جیسے جسم مطلق۔

نوعِ سافل۔ وہ نوع جس کے اوپر تو کوئی نوع موجود ہو لیکن نیچے کوئی نوع موجود نہ ہو۔ جیسے انسان اس کو نوع الانواع بھی کہتے ہیں۔

نوعِ متوسط۔ وہ نوع جس کے اوپر بھی کوئی نوع موجود ہو اور نیچے بھی کوئی نوع موجود ہو۔ جیسے حیوان اور جسم نامی۔

نوعِ مفرد۔ وہ نوع جس کے نہ تو اوپر کوئی نوع ہو۔ اور نہ ہی نیچے کوئی نوع موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس مانا جائے۔

تقسیماتِ جنس

تقسیم نمبر ا۔ جنس کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ا۔ جنسِ قریب۔ نمبر ۲۔ جنسِ بعید۔

وجہِ حصر: کسی ماہیت کی جنس دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ ماہیت کو اس جنس کے مشارکات میں سے جس کے ساتھ ملا کر ماھُو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہی جنس واقع ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول جنسِ قریب اور بصورتِ ثانی جنسِ بعید

تعریفات و امثلہ

جنسِ قریب۔ کسی ماہیّت کی جنسِ قریب وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اُس ماہیّت کو بعض مشارکات سے ملا کر ماھُوَ کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے۔ اور جب دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر ماھُوَ کے

ذریعے سوال کریں تو پھر بھی جواب میں وہی جنس آئے۔ جیسے حیوان انسان کے لئے کہ جب انسان کو فرس کے ساتھ ملا کر مَاھُوَ کے ذریعے سوال کیا اور یوں کہا۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَاھُمَا۔ تو جواب میں حیوان آیا اور پھر جب انسان کو دوسرے مشارکات یعنی حمار، بقر، غنم وغیرہ سے ملا کر سوال کیا اور یوں کہا اَلْاِنْسَانُ وَالْحِمَارُ مَاھُمَا یا اَلْاِنْسَانُ وَالْبَقَرُ مَاھُمَا یا اَلْاِنْسَانُ وَالْغَنَمُ مَاھُمَا تو ہر جگہ جواب میں حیوان ہی آتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہو گیا کہ حیوان، انسان کے لئے جنسِ قریب ہے۔

جنسِ بعید۔ کسی ماہیت کی جنسِ بعید وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اُس ماہیت کو بعض مشارکات کے ساتھ ملا کر مَاھُوَ کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے لیکن جب بعض دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر مَاھُوَ کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس نہ آئے۔ بلکہ کوئی اور جنس آجائے۔ جیسے جسمِ نامی، انسان کے لئے۔

اس لئے کہ انسان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر مَاھُوَ کے ذریعے سوال کریں اور یوں کہیں اَلْاِنْسَانُ وَالشَّجَرُ مَاھُمَا تو جواب میں جسمِ نامی، آئیگا۔ لیکن جب انسان کو بعض دوسرے مشارکات یعنی فرس، غنم، بقر وغیرہ کے ساتھ ملا کر سوال کریں اور یوں کہیں اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَاھُمَا۔ یا اَلْاِنْسَانُ وَالْغَنَمُ مَاھُمَا۔ یا اَلْاِنْسَانُ وَالْبَقَرُ مَاھُمَا، تو جواب میں جسمِ نامی نہیں آئے گا۔ بلکہ حیوان آئے گا تو معلوم ہو گیا کہ جسمِ نامی انسان کے لئے جنسِ بعید ہے۔

فائدہ۔ جنس قریب وبعید کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ جس جنس کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ قریب ہے یا بعید اس کو اوپر لکھ کر نیچے اس کے تمام افراد (انواع) کو ایک لائن میں لکھا جائے گا پھر ان افراد میں سے اس فرد کو الگ کرلیں گے جس کے بارے میں یہ دریافت کرنا ہے کہ وہ مذکورہ بالاجنس اس کے لئے قریب ہے یا بعید پھر اس فرد کو دائیں طرف لکھ کر اس کے ساتھ بائیں طرف باری باری افرادِ مذکورہ میں سے ایک ایک کو ملا کر ماھما کے ذریعے سوال کرتے جائیں گے اور دیکھیں گے اگر تمام سوالوں کے جواب میں وہی جنس آئے جو اوپر مذکور ہے تو وہ جنس اس فردِ مخصوص کے لئے جنس قریب ہوگی اور اگر جواب میں ہر جگہ وہ جنس نہ آئے بلکہ بعض سوالوں کے جواب میں وہ جنس آئے اور بعض کے جواب میں کوئی اور جنس آجائے تو وہ جنس اس فردِ مخصوص کے لئے جنسِ بعید ہوگی مثال کے طور پر ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حیوان اور جسمِ نامی انسان کے لئے جنسِ قریب ہیں یا بعید تو حیوان اور جسمِ نامی کو اوپر لکھ کر نیچے انسان سمیت اُن کے تمام افراد کو لکھیں گے پھر انسان کو ان میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ملا کر ماھما کے ذریعے سوال کریں گے جیسا کہ جدول ع۱ میں انسان کے ساتھ حیوان کے جس فرد کو ملا کر ماھما کے ذریعے سوال کیا جواب میں حیوان آیا لہٰذا حیوان انسان کے لئے جنسِ قریب ہے اور جدول نمبر ۲ میں انسان کو جسمِ نامی کے افراد میں سے شجر کے ساتھ ملا کر ماھما کے ذریعے سوال کیا تو جواب میں جسمِ نامی آیا لیکن باقی افراد کے ساتھ ملا کر سوال کیا تو جواب میں جسمِ نامی نہیں آیا بلکہ حیوان آیا لہٰذا جسمِ نامی انسان کے لئے جنسِ [illegible] ہے

(جدول اگلے صفحہ پر دیکھیں)

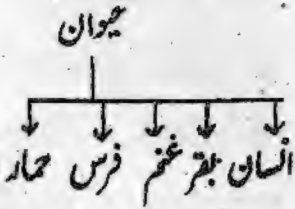

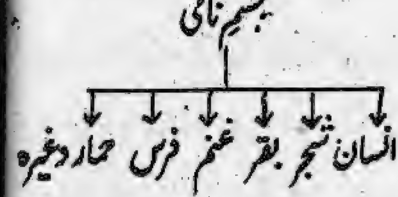

جدول نمبر۱

سوالات	جوابات
الانسان والبقر ماھما	حیوان
الانسان والغنم ماھما	حیوان
الانسان والفرس ماھما	حیوان
الانسان والحمار ماھما	حیوان

جدول نمبر۲

سوالات	جوابات
الانسان والشجر ماھما	جسمِ نامی
الانسان والبقر ماھما	حیوان
الانسان والغنم ماھما	حیوان
الانسان والفرس ماھما	حیوان
الانسان والحمار ماھما	حیوان

تقسیمِ جنس نمبر۲ (باعتبارِ ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے جنس کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر۱ عالی۔ نمبر۲ سافل۔ نمبر۳ متوسط۔ نمبر۴ مفرد۔

وجہ حصر۔ جنس چار حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو اس کے نیچے کوئی جنس ہوگی اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا الٹ۔ یعنی اس کے اوپر کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے نہ ہوگی۔ یا اوپر بھی کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے بھی ہوگی۔ یا نہ تو اوپر کوئی جنس ہوگی اور نہ ہی نیچے کوئی جنس ہوگی۔ بصورتِ اول۔ جنسِ عالی بصورتِ ثانی جنسِ سافل۔ بصورتِ ثالث۔ جنسِ متوسط اور بصورتِ رابع جنسِ مفرد۔

تعریفات و امثلہ

جنسِ عالی۔ وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس موجود ہو لیکن اوپر کوئی جنس موجود نہ ہو۔ اس کو جنسُ الاجناس بھی کہتے ہیں۔ جیسے جوہر۔

جنسِ سافِل۔ وہ جنس جس کے اوپر تو کوئی جنس موجود ہو۔ لیکن نیچے کوئی جنس موجود نہ ہو۔ جیسے حیوان۔

جنسِ مُتَوَسِّط۔ وہ جنس جس کے اوپر بھی کوئی جنس موجود ہو اور نیچے بھی کوئی جنس موجود ہو جیسے جسمِ نامی اور جسمِ مطلق۔

جنسِ مُفْرَد۔ وہ جنس جس کے نہ تو اوپر کوئی جنس موجود ہو اور نہ ہی نیچے کوئی جنس موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس نہ مانا جائے۔

جدولِ اقسامِ انواع و اجناس باعتبارِ ترتیب

سلسلۂ انواع		سلسلۂ اجناس	
جسمِ مطلق	عالی	جوہر	عالی
جسمِ نامی	متوسط	جسمِ مطلق	متوسط
حیوان	متوسط	جسمِ نامی	متوسط
انسان	سافل	حیوان	سافل

مجموعی سلسلۂ انواع و اجناس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

مجموعی سلسلۂ انواع و اجناس

نامِ کلی	باعتبارِ ترتیب	باعتبارِ قرب و بُعد
جوہر	جنسِ عالی	جنسِ بعید بسہ مرتبہ
جسمِ مطلق	جنسِ متوسط و نوعِ عالی	جنسِ بعید بدو مرتبہ
جسمِ نامی	جنسِ متوسط و نوعِ متوسط	جنسِ بعید بیک مرتبہ
حیوان	جنسِ سافل و نوعِ متوسط	جنسِ قریب
انسان	نوعِ سافل	نوع

تقسیماتِ فصل

تقسیم نمبر۱۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱۔ فصلِ قریب۔ نمبر۲۔ فصلِ بعید۔

وجہ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی۔ کہ وہ ماہیت کو جنسِ قریب کے مُشارِکات سے تمیز دے گی یا جنسِ بعید کے مُشارِکات سے۔ بصورتِ اوّل فصلِ قریب۔ اور بصورتِ ثانی فصلِ بعید ہے۔

تعریفات و امثلہ

فصلِ قریب۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ قریب کے مُشارِکات سے مُمتاز کرے۔ جیسے ناطق انسان کے لئے۔

فصلِ بعید۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ بعید کے مُشارِکات سے مُمتاز

کرے جیسے حساس، انسان کے لئے۔

تقسیم نمبر ۲۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مُقَوِّم نمبر ۲۔ مُقَسِّم

وجہ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی کہ اس کی نسبت نوع کی طرف ہوگی یا جنس کی طرف۔

بصورتِ اوّل مُقَوِّم۔ بصورتِ ثانی مُقَسِّم

تعریفات و امثلہ

فصلِ مُقَوِّم۔ وہ فصل جس کی نسبت نوع کی طرف ہو۔ جیسے ناطق انسان کے لئے۔

فصلِ مُقَسِّم۔ وہ فصل جس کی نسبت جنس کی طرف ہو جیسے ناطق حیوان کیلئے۔

تقسیماتِ خاصہ:

تقسیم نمبر ۱: خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ شاملہ ۲۔ غیرِ شاملہ

وجہ حصر: خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مختص بہ کے تمام افراد میں پایا جاتا ہے یا بعض میں بصورتِ اوّل شاملہ اور بصورتِ ثانی غیرِ شاملہ۔

انسان

تعریفات و امثلہ:

خاصہ شاملہ: وہ خاصہ جو مختص بہ کے تمام افراد میں پایا جائے۔ جیسے کاتب بالقوہ

غیرِ شاملہ: وہ خاصہ جو مختص بہ کے بعض افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالفعل انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲: خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خاصۃ النوع ۲۔ خاصۃ الجنس

وجہ حصر: خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ایک نوع کے افراد کے ساتھ مختص ہے یا ایک جنس کے افراد کے ساتھ۔ بصورتِ اوّل خاصۃ النوع اور بصورتِ ثانی خاصۃ الجنس۔

تعریفات و امثلہ :

خاصۃ النوع : وہ خاصہ جو ایک نوع کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے ضاحک انسان کے لیے۔

خاصۃ الجنس : وہ خاصہ جو ایک جنس کے افراد کے ساتھ خاص ہو جیسے ماشی حیوان کے لئے

تقسیمِ کلی نمبر ۳ : کلی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ذاتی ۲۔ عرضی

وجہِ حصر : کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اوّل کلی عرضی اور بصورتِ ثانی کلی ذاتی۔

تعریفات و امثلہ

کُلّی ذاتی کی تعریف ۔ وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہو جیسے نوع جنس اور فص

کُلّی عرضی کی تعریف ۔ وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے خاصہ اور عرض عا

فائدہ : کلی ذاتی و عرضی کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے کہ ذاتی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت میں داخل ہو اور عرضی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت میں داخل نہ ہو۔ اس تعریف کے اعتبار سے نوع کلی ذاتی نہیں بنے گی کیونکہ وہ اپنے افراد کی حقیقت میں داخل نہیں بلکہ وہ عینِ حقیقت ہے۔

تقسیمِ کُلّی عرضی ۔ کُلی عرضی یعنی خاصہ اور عرضِ عام کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عرضِ لازم ۔ نمبر ۲۔ عرضِ مُفارق ۔

وجہِ حصر ۔ کلی عرضی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ معروض سے اُس کا اِنفکاک محال ہوگا یا ممکن بصورتِ اول عرضِ لازم اور بصورتِ ثانی عرضِ مفارق۔

تعریفات و امثلہ

عرضِ لازم: وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے محال ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔

عرضِ مفارق: وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے ممکن ہو۔ جیسے خوف کی زردی۔

تقسیماتِ عرضِ لازم:

تقسیم نمبر ۱: عرضِ لازم کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱ لازمِ ماہیت نمبر ۲ لازمِ وجودِ خارجی نمبر ۳ لازمِ وجودِ ذہنی۔

وجہِ حصر: عرضِ لازم تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی ماہیت کے محال ہوگا یا باعتبار وجودِ خارجی کے یا باعتبار وجودِ ذہنی کے۔ بصورتِ اول لازمِ ماہیت بصورتِ ثانی لازمِ وجودِ خارجی اور بصورتِ ثالث لازمِ وجودِ ذہنی۔

تعریفات و امثلہ:

لازمِ ماہیت: وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی ماہیت کے محال ہو قطعِ نظر وجودِ خارجی اور وجودِ ذہنی کے جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔

لازمِ وجودِ خارجی: وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجودِ خارجی کے محال ہو جیسے احراقِ نار (آگ کا جلانا)۔

لازمِ وجودِ ذہنی: وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجودِ ذہنی کے محال ہو۔ جیسے کلیت انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲: عرضِ لازم کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱ لازمِ بیّن نمبر ۲ لازمِ غیر بیّن

وجہِ حصر: عرضِ لازم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ محتاجِ دلیل ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول لازمِ غیر بیّن اور بصورتِ ثانی لازمِ بیّن۔

تعریفات و امثلہ :

لازمِ بیّن : وہ لازم جو محتاجِ دلیل نہ ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔

لازمِ غیرِ بیّن : وہ لازم جو محتاجِ دلیل ہو جیسے حدوث عالَم کے لیے۔

تقسیمِ لازمِ بیّن و غیرِ بیّن : لازمِ بیّن کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لازمِ بین بالمعنی الاخص۔ ۲۔ لازمِ بین بالمعنی الاعم۔ اسی طرح لازمِ غیرِ بین کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ لازمِ غیرِ بین بالمعنی الاخص ۲۔ لازمِ غیرِ بین بالمعنی الاعم۔

تعریفات و امثلہ :

لازمِ بین بالمعنی الاخص : وہ لازمِ بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم آئے جیسے بصر، عمیٰ کے لیے۔

لازمِ بین بالمعنی الاعم : وہ لازمِ بین جس کے لزوم کا جزم تصورِ ملزوم، تصورِ لازم اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔ کیونکہ اربعہ، زوجیت اور ان میں نسبت کے تصور سے اس بات کا جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ زوجیت اربعہ

لازمِ غیرِ بین بالمعنی الاخص: وہ لازمِ غیرِ بین جس کا تصورِ ملزوم کے تصور سے لازم نہ آئے جیسے کاتب بالقوہ انسان کے لیے۔

لازمِ غیرِ بین بالمعنی الاعم : وہ لازمِ غیرِ بین جس کے لزوم کا جزم تصورِ ملزوم، تصورِ لازم اور تصورِ نسبت سے حاصل نہ ہو جیسے حدوث عالَم کے لیے۔

تقسیمِ عرضِ مُفارق : عرضِ مفارق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ قابلِ زوال ۲۔ ناقابلِ زوال۔

وجہِ حصر : عرضِ مفارق دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ معروض سے جُدا ہوتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل قابلِ زوال اور بصورتِ ثانی ناقابلِ زوال۔

تعریفات و امثلہ :

قابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے جُدا ہوتا ہے جیسے خوف کی زردی۔

ناقابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے کبھی جُدا نہیں ہوتا جیسے حرکتِ فلک

تقسیمِ قابلِ زوال: عرضِ مفارق قابلِ زوال کی دو قسمیں ہیں ۱۔ سریع الزوال۔ بطیئ الزوال۔

وجہِ حصر: عرضِ مفارق قابلِ زوال دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ اپنے معروض سے جلد زائل ہوجاتا ہے یا دیر سے بصورتِ اوّل سریع الزوال اور بصورتِ انی بطیئ الزوال۔

تعریفات و امثلہ:

سریع الزوال: وہ عرضِ مفارق قابلِ زوال جو اپنے معروض سے جلد زائل ہوجاتا ہو۔ جیسے شرمندگی کی سُرخی۔

بطیئ الزوال: وہ عرضِ مفارق قابلِ زوال جو اپنے معروض سے دیر بعد زائل ہوتا ہو۔ جیسے جوانی۔

ائدہ۔ مفہومِ کلی کو کلی منطقی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ مفہوم جس کا نفسِ تصوّر شرکتِ کثیرین سے مانع نہ ہو۔

مفہومِ کلی کے مصداق کو کلی طبعی کہا جاتا ہے جیسے انسان وحیوان وغیرہ۔

اور کلی منطقی اور کلی طبعی کے مجموعے کو کلی عقلی کہا جاتا ہے۔ جیسے اَلْاِنْسَانُ الْکُلِّیُّ۔ (نقشہ مفہوم اگلے صفحہ پر دیکھیں)

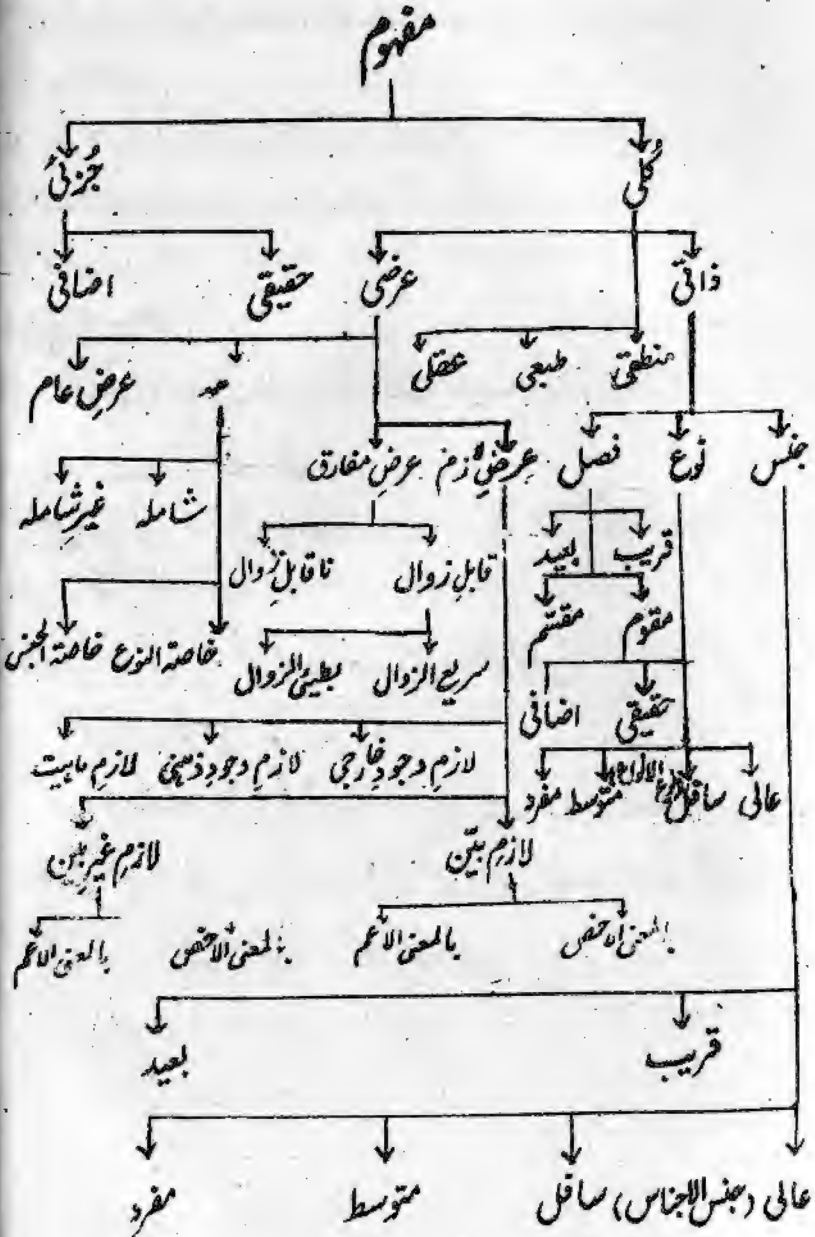
مفہوم
کُلی
جُزئی
ذاتی
عرضی
حقیقی
اضافی
منطقی
طبعی
عقلی
عرضِ عام
جنس
نوع
فصل
عرضِ لازم
عرضِ مفارق
شاملہ
غیرِ شاملہ
قریب
بعید
قابلِ زوال
ناقابلِ زوال
مقوم
مقسّم
خاصۃ النوع
خاصۃ الجنس
سریع الزوال
بطیئی الزوال
حقیقی
اضافی
لازمِ وجودِ خارجی
لازمِ وجودِ ذہنی
لازمِ ماہیت
عالی
سافل (نوع الانواع)
متوسط
مفرد
لازمِ بیّن
لازمِ غیرِ بیّن
بالمعنی الاخص
بالمعنی الاعم
بالمعنی الاخص
بالمعنی الاعم
قریب
بعید
عالی (جنس الاجناس)
سافل
متوسط
مفرد

اقسامِ نسبت

دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی چار قسمیں ہیں۔

ع۱ تَسَاوِی۔ ع۲ عُمُوم وخُصُوص مطلق۔ ع۳ عُمُوم وخُصُوص مِنْ وَجہٍ۔ ع۴ تَبَایُن

وجہ حصر۔ دو کلیاں دو حال سے خالی نہ ہوں گی۔ کہ اُن میں باہم تَصَادُق ہوگا یا نہیں۔ اگر نہیں تو اُن میں نسبت تَبَایُن کی ہے اور وہ کلیاں مُتَبَائِنَیْن ہیں۔

اور اگر اُن میں تصادق ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تصادُقِ کُلّی ہے یا تصادُقِ جزئی۔ اگر اُن میں تصادُقِ جزئی ہے تو اُن میں نسبت عمومِ خصوص مِنْ وجہٍ کی ہے۔ اور اُن کلیوں کو اَعَمّ واَخَصّ مِنْ وجہٍ کہا جائے گا۔

اور اگر اُن میں تصادُقِ کُلّی ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ تصادُقِ کلی فقط ایک طرف سے ہے یا دونوں طرف سے۔ اگر فقط ایک طرف سے ہے تو اُن میں نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے۔ اور اُن کلیوں کو اَعَمّ و اَخَصّ مطلق کہا جائے گا۔ اور اگر تصادُقِ کلی دونوں طرفوں سے ہے تو اُن میں نسبت تَسَاوِی کی ہے۔ اور ان کلیوں کو مُتساوِیَین کہا جائے گا۔

تعریفات وامثلہ

تَسَاوِی۔ نسبتِ تساوی یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان وناطق۔ کیونکہ ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان ہے۔

عُمُوم وخُصُوص مطلق۔ نسبتِ عموم وخصوص مطلق یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ایک تو دوسری کے تمام افراد پہ صادق آئے لیکن دوسری اس پہلی کے

تمام افراد پر صادق نہ آئے۔ بلکہ بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و حیوان۔ کیونکہ ہر انسان تو حیوان ہے۔ لیکن ہر حیوان انسان نہیں۔ بلکہ بعض حیوان انسان ہیں۔

عُمُوم و خُصُوص مِنْ وَجہ۔ نسبتِ عموم و خصوص من وجہ یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان و ابیض۔ کیونکہ بعض حیوان ابیض ہیں اور بعض ابیض حیوان ہیں۔

تَبایُن۔ نسبتِ تباین یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور فرس۔ کیونکہ کوئی انسان فرس نہیں اور کوئی فرس انسان نہیں۔

نقشہ اقسام نسبت مطابقِ وجہِ حصر

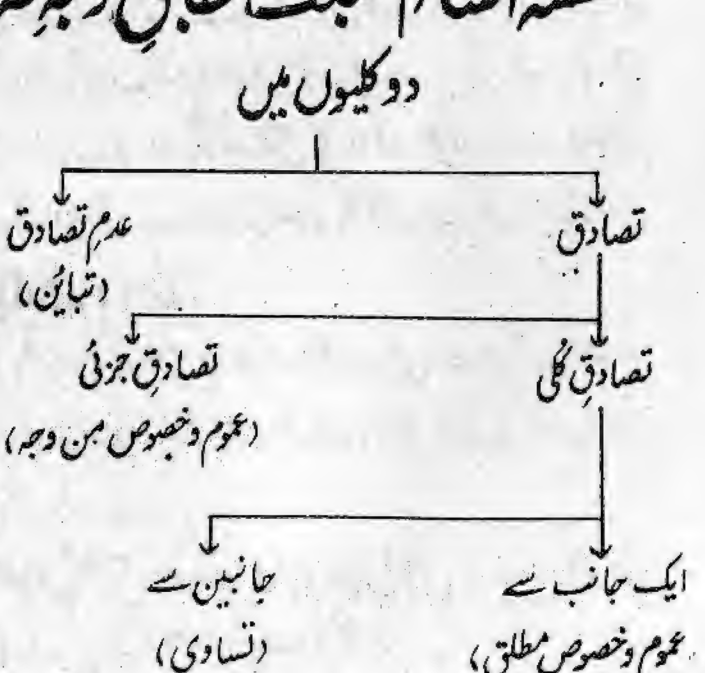
دو کلیوں میں
تصادق
عدم تصادق
(تبائن)
تصادقِ کلی
تصادقِ جزئی
(عموم و خصوص من وجہ)
ایک جانب سے
(عموم و خصوص مطلق)
جانبین سے
(تساوی)

مُعَرِّف کی بحث

تعریفِ مُعَرِّف ۔ کسی شئے کا معرف وہ مفہوم ہوتا ہے جو اس شئے پر محمول ہو تاکہ اس شئے کے تصور کا فائدہ دے ۔

تقسیم معرف ۔ مُعَرِّف کی چار قسمیں ہیں ۔

نمبر۱ ۔ حدِّ تام ۔ نمبر۲ ۔ حدِّ ناقص ۔ نمبر۳ ۔ رسمِ تام ۔ نمبر۴ ۔ رسمِ ناقص ۔

وجہ حصر ۔ معرف دو حال سے خالی نہ ہوگا ۔ وہ فصل قریب پر مشتمل ہوگا ۔ یا خاصہ پر ۔

بصورتِ اوّل حد ہے اور بصورتِ ثانی رسم ۔ پھر حد تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ جنسِ قریب و فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی یا جنسِ بعید و فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی یا فقط فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی ۔

بصورتِ اول حدِّ تام ۔ اور بصورتِ ثانی و ثالث حدِّ ناقص ۔

اور اسی طرح رسم بھی تین حال سے خالی نہ ہوگی ۔ کہ وہ جنسِ قریب و خاصہ پر مشتمل ہوگی ۔ یا جنسِ بعید و خاصہ پر مشتمل ہوگی ۔ یا فقط خاصہ پر مشتمل ہوگی ۔

بصورتِ اول ۔ رسمِ تام اور بصورتِ ثانی و ثالث رسمِ ناقص ۔

تعریفات و امثلہ

حدِّ تام ۔ وہ مُعَرِّف ہے جو جنسِ قریب اور فصلِ قریب پر مشتمل ہو ۔ جیسے حیوانِ ناطق انسان کے لئے ۔

حدِّ ناقص ۔ وہ مُعَرِّف ہے جو جنسِ بعید اور فصلِ قریب پر مشتمل ہو یا فقط

فصلِ قریب پر مشتمل ہو۔ جیسے جسمِ ناطق یا فقط ناطق انسان کے لیے۔

رسمِ تام ۔ وہ مُعرّف ہے جو جنسِ قریب اور خاصہ پر مشتمل ہو۔ جیسے حیوانِ ضاحک، انسان کے لیے۔

رسمِ ناقص ۔ وہ معرف ہے جو جنسِ بعید اور خاصہ پر مشتمل ہو یا فقط خاصہ پر مشتمل ہو۔ جیسے، جسم ضاحک۔ یا فقط ضاحک انسان کے لیے۔

تقسیمِ معرف ثانی : معرف کی دو قسمیں ہیں ۱ معرفِ حقیقی ۲ معرفِ لفظی

وجہِ حصر : مُعرّف دو حال سے خالی نہ ہو گا کہ اس کے ذریعے کسی شئے یعنی مُعرَّف کی صورتِ غیر حاصلہ کو حاصل کرنا مطلوب ہو گا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل معرفِ حقیقی اور بصورتِ ثانی معرفِ لفظی۔

تعریفات وامثلہ ۔ معرفِ حقیقی کی تعریف گذر گئی اور معرفِ لفظی وہ لفظ ہے جس سے مدلولِ لفظ کی تفسیر کرنا مطلوب ہو۔ جیسے سعدانہ کی تعریف میں کہا جائے کہ اَلسَّعْدَانَۃُ نَبْتٌ سعدانہ ایک بُوٹی ہے۔

نقشہ اقسامِ مُعرّف

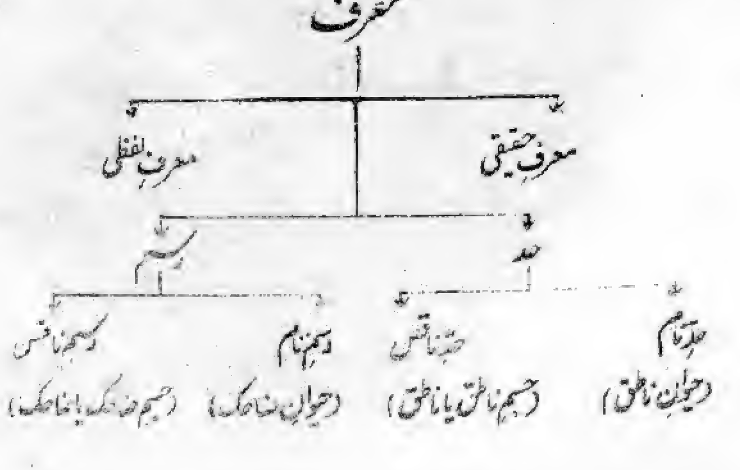
مُعرّف
معرفِ حقیقی
معرفِ لفظی
حد
رسم
حدِ تام
(حیوانِ ناطق)
حدِ ناقص
(جسمِ ناطق یا ناطق)
رسمِ تام
(حیوانِ ضاحک)
رسمِ ناقص
(جسمِ ضاحک یا ضاحک)

قضایا کی بحث

نوٹ۔ اس بحث میں تین چیزوں کا ذکر ہوگا۔ نمبر۱۔ تعریفِ قضیہ۔ نمبر۲۔ تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ نمبر۳۔ احکامِ قضیہ۔

تعریفِ قضیہ۔ هُوَ قَوْلٌ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ۔

وہ قول جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو اور یوں بھی تعریفِ قضیہ کی گئی ہے۔

هُوَ قَوْلٌ يُقَالُ لِقَائِلِهٖ إِنَّهٗ صَادِقٌ أَوْ كَاذِبٌ۔

وہ قول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ

قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ حملیہ۔ نمبر۲۔ شرطیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ حذفِ اَدَوات کے بعد دو قضیوں کی طرف کھلتا ہے یا نہیں۔

بصورتِ اول۔ شرطیہ اور بصورتِ ثانی حملیہ۔

تعریفات و امثلہ

حَمْلِیَّہ۔ وہ قضیہ ہے جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف کھلتا ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

اور زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ۔

شرطیہ ۔ وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ۔

اجزائے قضیہ حملیہ

قضیہ حملیہ کے اجزاء تین ہیں ۔ نمبر ۱ ۔ موضوع یعنی محکوم علیہ ۔ نمبر ۲ ۔ محمول یعنی محکوم بہ نمبر ۳ ۔ نسبت ۔

اور وہ لفظ جو نسبت پر دلالت کرتا ہے ۔ اس کو رابطہ کہتے ہیں ۔ جیسے زَیْدٌ هُوَ قَائِمٌ اس میں زَیْدٌ موضوع قَائِمٌ محمول اور هُوَ رابطہ ہے

تقسیماتِ قضیہ حملیہ

تقسیم نمبر ۱ ۔ نسبت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ نمبر ۱ ۔ مُوجبہ ۔ نمبر ۲ ۔ سالبہ ۔

وجہ حصر ۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا ۔ اس میں حکم ایجابی ہوگا ۔ یا سلبی ۔ بصورتِ اول مُوجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ ۔

تعریفات وامثلہ

قضیہ حملیہ مُوجبہ ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم ایجابی ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

قضیہ حملیہ سالبہ ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم سلبی ہو جیسے زَیْدٌ لَیْسَ بِقَائِمٍ ۔

تقسیم نمبر ۲ ۔ رابطہ کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ نمبر ۱ ۔ ثنائیہ

نمبر ۲۔ ثلاثیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں رابطہ مذکور ہوگا یا محذوف۔ بصورتِ اول ثلاثیہ اور بصورتِ ثانی ثنائیہ۔

تعریفات و امثلہ

ثُنَائِیَّۃ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ محذوف ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

ثُلَاثِیَّۃ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ مذکور ہو جیسے۔ زَیْدٌ ھُوَ قَائِمٌ

تقسیم نمبر ۳۔ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ شخصیہ۔ نمبر ۲۔ طبعیہ۔ نمبر ۳۔ محصورہ۔ نمبر ۴۔ مہملہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا موضوع جزئی حقیقی ہوگا یا کلی اگر موضوع جزئی حقیقی ہو تو شخصیہ و مخصوصہ۔

اور اگر کلی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم موضوع کے افراد پر ہوگا یا موضوع کی طبیعت پر ہوگا۔

اگر حکم موضوع کی طبیعت پر ہے تو وہ طبعیہ ہے۔ اور اگر حکم موضوع کے افراد پر ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں۔ کہ افرادِ موضوع کی کمیّت کو بیان کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا گیا ہے تو وہ محصورہ ہے۔ اگر نہیں کیا گیا تو وہ مہملہ ہے۔

تعریفات و امثلہ

قضیہ شخصیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع شخصِ مُعیّن ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زید شخصِ مُعیّن ہے جو کہ اس قضیہ کا موضوع ہے۔

قضیہ طبعیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کی نفس طبیعت پر [illegible] جائے۔

جیسے اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ"۔

قضیہ مَحْصُوْرَہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے۔ اور افرادِ موضوع کی کَمِیَّت کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ"۔

قضیہ مُہْمَلَہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر ہو۔ لیکن افرادِ موضوع کی کمیّت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ لَفِیْ خُسْرٍ۔

تقسیم مَحْصُوْرَہ

قضیہ حملیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ موجبہ کلیہ۔ نمبر۲۔ موجبہ جزئیہ۔ نمبر۳۔ سالبہ کلیہ۔ نمبر۴۔ سالبہ جزئیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ محصورہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ اس میں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی۔ بصورتِ اول موجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ۔

پھر موجبہ دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکمِ ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول موجبہ کلیہ اور بصورتِ ثانی موجبہ جزئیہ۔

اور اسی طرح سالبہ بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکمِ سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول سالبہ کلیہ۔ اور بصورتِ ثانی سالبہ جزئیہ۔

تعریفات و امثلہ

مُوجِبَہ کُلِّیَّہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکمِ ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ"۔

مُوجِبَہ جُزْئِیَّہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکمِ ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

جیسے "اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ"۔

قضیہ محصورہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے۔ اور افرادِ موضوع کی کمیت کو بیان کیا جائے جیسے "کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ"۔

قضیہ مہملہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر ہو۔ لیکن افرادِ موضوع کی کمیت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ۔

تقسیمِ محصورہ

قضیہ حملیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ موجبہ کلیہ۔ نمبر۲۔ موجبہ جزئیہ۔ نمبر۳۔ سالبہ کلیہ۔ نمبر۴۔ سالبہ جزئیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ محصورہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ اس میں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی۔ بصورتِ اول موجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ۔

پھر موجبہ دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکمِ ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول موجبہ کلیہ اور بصورتِ ثانی موجبہ جزئیہ۔

اور اسی طرح سالبہ بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکمِ سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول سالبہ کلیہ۔ اور بصورتِ ثانی سالبہ جزئیہ۔

تعریفات و امثلہ

مُوجِبَہ کُلِّیَّہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکمِ ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے "کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ"۔

مُوجِبَہ جُزْئِیَّہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکمِ ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

جیسے بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ۔

سَالِبَہ کُلِّیَّہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحِمَارٍ۔

سَالِبَہ جزئیہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے بعض افراد پر ہو جیسے بَعْضُ الْحَیَوَانِ لَیْسَ بِحِمَارٍ۔

مَحْصُوْرَاتِ اَرْبَعَہ کے سُوْر

وہ لفظ جس کے ساتھ افرادِ موضوع کی کمیّت کو بیان کیا جائے۔ اُس لفظ کو سُوْر کہتے ہیں۔ موجبہ کلیہ کا سُوْر لفظِ کُل ہے۔

اور موجبہ جزئیہ کا سُوْر لفظِ بعض اور واحد ہے اور سالبہ کلیہ کا سُوْر لفظِ لَا شَیْءَ اور لَا واحد اور سالبہ جزئیہ کا سُوْر لَیْسَ بَعْضُ، بَعْضُ لَیْسَ اور لَیْسَ کُلُّ ہے

تقسیم نمبر ۴: وجودِ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں ۱ خارجیہ ۲ ذھنیہ ۳ حقیقیہ۔

وجہِ حصر: قضیہ حملیہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے خارج میں ہوگا یا ذہن میں ہوگا یا دونوں سے قطع نظر مطلق نفس الامر میں ہوگا۔ بصورتِ اوّل خارجیہ بصورتِ ثانی ذھنیہ اور بصورتِ ثالث حقیقیہ۔

تعریفات و امثلہ:

خارجیہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے خارج میں ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ کَاتِبٌ۔

ذہنیہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے ذہن میں ہو جیسے

حقیقیہ ؛ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے مطلق نفس الامر میں ہو قطعِ نظر وجودِ خارجی اور وجودِ ذہنی کے جیسے اَلْاَرْبَعَۃُ زَوْجٌ۔

تقسیم نمبر ۵۔ حرفِ سلب کے جزءِ قضیہ کی جزء بننے یا نہ بننے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مَعْدُولہ۔ نمبر ۲۔ بَسِیطہ۔ نمبر ۳۔ مُحَصَّلَہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ حرفِ سلب اُس قضیہ کی کسی جُزء کی جزء بنے گا یا نہیں۔ بصورتِ اول معدولہ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ قضیہ موجبہ ہوگا یا سالبہ۔

اگر موجبہ ہو تو اُس کو مُحَصَّلَہ کہیں گے۔ اور اگر سالبہ ہو تو اُسکو بسیطہ کہیں گے

تعریفات و امثلہ

مَعْدُولہ۔ وہ قضیہ حملیہ ہے جس مین حرفِ سلب قضیہ کی کسی جزء کی جُزء بنے

مُحَصَّلَہ۔ وہ قضیہ حملیہ موجبہ جس میں حرفِ سلب قضیہ کی کسی جُزء کی جزء نہ بنے جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

بسیطہ۔ وہ قضیہ حملیہ سالبہ جس میں حرفِ سلب قضیہ کی کسی جزء کی جُزء نہ بنے جیسے زَیْدٌ لَیْسَ بِعَالِمٍ۔

تقسیم معدولہ۔ قضیہ حملیہ معدولہ کی تین قسمیں ہیں نمبر ۱۔ مَعْدُوْلَۃُ الْمَوضُو نمبر ۲۔ مَعْدُوْلَۃُ الْمَحْمُوْلِ نمبر ۳۔ مَعْدُوْلَۃُ الطَّرَفَیْنِ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ معدولہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حرفِ سلب موضو کی جزء بنے گا یا محمول کی جزء بنے گا یا دونوں کی جزء بنے گا۔

بصورتِ اول معدولۃ الموضوع، بصورتِ ثانی معدولۃ المحمول اور بصورتِ ثالث معدولۃ الطرفین۔

تعریفات و امثلہ

مَعْدُولَۃُ الموضوع۔ وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع کی جزء بنے جیسے اَللَّاحَیُّ جَمَادٌ۔

معدولۃ المحمول۔ وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب محمول کی جزء بنے جیسے اَلْجَمَادُ لَاحَیٌّ۔

معدولۃ الطرفین۔ وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع و محمول دونوں کی جزء بنے جیسے اَللَّاحَیُّ لَاعَالِمٌ۔

سوال۔ بسیطہ اور موجبہ معدولۃُ المحمول میں لفظ کے اعتبار سے فرق کیا ہے؟

جواب۔ ثُلاثیہ میں تو فرق یوں ہوگا کہ اگر حرفِ سلب رابطہ سے پہلے ہوگا تو وہ بسیطہ ہے۔ جیسے زَیْدٌ لَیْسَ ھُوَ بِعَالِمٍ۔

اور اگر حرفِ سلب رابطہ سے مؤخر ہوگا تو وہ موجبہ معدولۃ المحمول ہوگا۔ جیسے زَیْدٌ ھُوَ لَاعَالِمٌ۔

اور ثُنائیہ میں فرق نیّت اور اصطلاح کے اعتبار سے ہوگا۔ یعنی یہ اصطلاح بنالی جائے کہ لفظِ غیر اور لَا موجبہ معدولۃُ المحمول کے لئے ہیں۔ اور لفظِ لَیْسَ بسیطہ کے لئے ہے یا اس کے اُلٹ اصطلاح بنالی جائے۔

تقسیم نمبر ۶۔ جہت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ مُوَجَّہَہ۔ نمبر ۲۔ مُطْلَقَہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس میں جہت مذکور ہوگی یا نہیں اگر مذکور ہو تو اُس کو مُوَجَّہَہ کہتے ہیں اور اگر مذکور نہ ہو تو اُس کو مُطْلَقَہ کہتے ہیں۔

تعریفات و امثلہ

موجّہہ ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں جہت مذکور ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ بِالضَّرُوْرَۃِ۔

مطلقہ ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں جہت مذکور نہ ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ

سوال ۔ جہت کسے کہتے ہیں؟

جواب ۔ وہ لفظ جو مادّۂ قضیہ پر دلالت کرے جیسے ضرورت، دوام، اطلاق اور امکان وغیرہ۔

سوال ۔ مادّۂ قضیہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ وہ کیفیتِ نفسُ الامری جس کے ساتھ موضوع ومحمول کے درمیان پائی جانے والی نسبت نفسُ الامر میں متکیّف ہوتی ہے۔

اقسامِ مُوجّہات

مُوجّہات کُل پندرہ (١٥) ہیں۔ جن میں سے آٹھ بسیطے اور سات مُرکبے ہیں۔

سوال ۔ مُوجّہہ بسیطہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ وہ قضیہ مُوجّہہ جس کی حقیقت فقط ایجاب یا فقط سلب ہو۔

سوال ۔ مُوجّہہ مُرکبہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ وہ قضیہ مُوجّہہ جس کی حقیقت ایجاب وسلب دونوں سے مُرکب ہو۔

سوال ۔ مُرکبہ کی حقیقت جب ایجاب وسلب سے مُرکب ہوتی ہے تو پھر اس کے موجبہ اور سالبہ ہونے کا معیار کیا ہے ؟

جواب ۔ اس کی جزءِ اوّل کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر مُرکبہ کی جزءِ اوّل موجبہ

ہوئی تو وہ مرکبہ موجبہ کہلائے گا۔ اور اگر جزءِ اوّل سالبہ ہوئی تو وہ مرکبہ سالبہ کہلائے گا۔

بَسَائِطِ ثمانیہ

نمبر۱۔ ضروریہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجہہ جس میں حُکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذاتِ موضوع موجود ہے جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْئَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔

نمبر۲۔ دائمہ مُطلقہ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے۔ جب تک ذاتِ موضوع موجود ہے۔ جیسے بِالدَّوَامِ کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ۔ یا بِالدَّوَامِ لَا شَیْئَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔

نمبر۳۔ مشروطہ عامہ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذاتِ موضوع مُتَّصِف ہے وصفِ عُنوانی کے ساتھ جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ کَاتِبٍ مُتَحَرِّکُ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْئَ مِنَ الْکَاتِبِ بِسَاکِنِ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا۔

فائدہ: وصفِ عنوانی وہ لفظ ہے جس کے ساتھ موضوع کو تعبیر کیا جائے۔ جیسے مذکورہ بالا مثال میں لفظِ کاتب۔

نمبر ۴۔ عرفیہ عامہ ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے جب تک ذاتِ موضوع مُتّصِف ہے وصفِ عنوانی کے ساتھ۔ جیسے بِالدَّوَامِ کُلُّ کَاتِبٍ مُتَحَرِّکُ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا۔ یا
بِالدَّوَامِ لَا شَیْئَ مِنَ الْکَاتِبِ بِسَاکِنِ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا۔

نمبر ۵۔ وقتیہ مُطلقہ ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقتِ مُعَیَّن میں جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ قَمَرٍ مُنْخَسِفٌ وَقْتَ حَیْلُوْلَۃِ الْاَرْضِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الشَّمْسِ۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْئَ مِنَ الْقَمَرِ بِمُنْخَسِفٍ وَقْتَ التَّرْبِیْعِ۔

نمبر ۶۔ منتشرہ مُطلقہ ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقتِ غیرِ مُعَیَّن میں۔ جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ حَیَوَانٍ مُتَنَفِّسٌ وَقْتًا مَّا۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْئَ مِنَ الْحَیَوَانِ بِمُتَنَفِّسٍ وَقْتًا مَّا۔

نمبر ۷۔ مُطلقہ عامہ ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ ضَاحِکٌ بِالْفِعْلِ۔ یا لَا شَیْئَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِضَاحِکٍ بِالْفِعْلِ۔

نمبر ۸۔ ممکنہ عامہ ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی جانب مخالف موضوع کے لئے ضروری نہیں ہے جیسے بِالْاِمْکَانِ الْعَامِّ کُلُّ نَارٍ

حَارَّۃٌ۔ یا بِالْاِمْکَانِ الْعَامِ لَا شَیْءَ مِنَ النَّارِ بِبَارِدٍ۔

مُرَکَّبَاتِ سَبْعَہ

نمبر۱۔ مشروطہ خاصہ۔ وہ مشروطہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ کَاتِبٍ مُتَحَرِّکُ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا لَادَائِمًا۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْءَ مِنَ الْکَاتِبِ بِسَاکِنِ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا لَادَائِمًا۔

نمبر۲۔ عُرفیہ خاصہ۔ وہ عُرفیہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے جیسے بِالدَّوَامِ کُلُّ کَاتِبٍ مُتَحَرِّکُ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا لَادَائِمًا۔ یا بِالدَّوَامِ لَا شَیْءَ مِنَ الْکَاتِبِ بِسَاکِنِ الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا لَادَائِمًا۔

نمبر۳۔ وقتیہ۔ وہ وقتیہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ قَمَرٍ مُنْخَسِفٌ وَقْتَ حَیْلُوْلَۃِ الْاَرْضِ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الشَّمْسِ لَادَائِمًا۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْءَ مِنَ الْقَمَرِ بِمُنْخَسِفٍ وَقْتَ التَّرْبِیْعِ لَادَائِمًا۔

نمبر۴۔ منتشرہ۔ وہ منتشرہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے جیسے بِالضَّرُوْرَۃِ کُلُّ حَیَوَانٍ مُتَنَفِّسٌ وَقْتًا مَّا لَادَائِمًا۔ یا بِالضَّرُوْرَۃِ لَا شَیْءَ مِنَ الْحَیَوَانِ بِمُتَنَفِّسٍ وَقْتًا مَّا لَادَائِمًا۔

نمبر۵۔ وجودیہ لادائمہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی

کے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔
یا لَا شَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِضَاحِكٍ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔

نمبر۶۔ وجودیہ لاضروریہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لاضرورۃ ذاتی کے۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ لَا بِالضَّرُوْرَةِ۔
یا لَا شَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِضَاحِكٍ بِالْفِعْلِ لَا بِالضَّرُوْرَةِ۔

نمبر۷۔ ممکنہ خاصہ۔ وہ قضیہ موجّہہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی جانبِ مخالف اور جانبِ موافق دونوں ہی موضوع کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ جیسے بِالْاِمْكَانِ الْخَاصِّ كُلُّ اِنْسَانٍ كَاتِبٌ۔ یا بِالْاِمْكَانِ الْخَاصِّ لَا شَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِكَاتِبٍ۔

فائدہ۔ لادوام سے اشارہ ایسے مطلقہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کیف میں پہلے قضیہ کے مخالف اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے اور لاضرورۃ سے اشارہ ایسے ممکنہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کیف میں پہلے قضیہ کے مخالف اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے۔

نوٹ۔ کیف سے مراد ایجاب و سلب اور کم سے مراد کلیت و جزئیت ہے۔

قضیہ شرطیہ کی بحث

اجزاءِ قضیہ شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی جزءِ اوّل کو مُقَدَّم اور جزءِ ثانی کو تالی کہا جاتا ہے۔

تقسیمِ شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ مُتَّصِلَہ۔ نمبر۲۔ مُنْفَصِلَہ

وجہِ حصر۔ قضیہ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اُس میں حکم اِتِّصَال کا ہوگا یا

اِنفِصَال کا۔ بصورتِ اول مُتَّصِلَہ اور بصورتِ ثانی مُنفَصِلَہ۔

تعریفات و امثلہ

قضیہ شرطیہ مُتَّصِلَہ۔ وہ قضیہ شرطیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر۔ یا ایک نسبت کی نفی کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر حکم کیا جائے۔ جیسے کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً کَانَ النَّھَارُ مَوْجُوْدًا۔ یا لَیْسَ اَلْبَتَّۃَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً کَانَ اللَّیْلُ مَوْجُوْدًا۔

تقسیمِ مُتَّصِلَہ۔ متصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ لُزُوْمِیَّہ۔ نمبر ۲۔ اِتِّفَاقِیَہ۔

وجہِ حصر۔ شرطیہ متصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس میں مقدم و تالی کے درمیان علاقۂ علیّت یا علاقۂ تضائف ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول لزومیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ۔

فائدہ۔ علاقۂ علیّت کی تین صورتیں ہیں۔

نمبر ۱۔ مقدم علت ہو تالی کے لئے جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ۔ کہ اس میں مقدم یعنی طلوعِ شمس علت ہے تالی یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۲۔ تالی علت ہو مقدم کے لئے جیسے اِنْ کَانَ النَّھَارُ مَوْجُوْدًا فَالشَّمْسُ طَالِعَۃٌ۔ کہ اس میں تالی یعنی طلوعِ شمس علت ہے مقدم یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۳۔ مقدم و تالی دونوں معلول ہوں کسی تیسری شئے کے لئے جیسے

اِنْ کَانَ الْعَالَمُ مُضِیئًا فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ۔ کہ اس میں اِضَاءَۃِ عالم اور وجودِ نہار دونوں معلول ہیں طلوعِ شمس کے لئے ۔

اور علاقہ تضایُف سے مراد یہ ہے کہ مقدم و تالی میں سے ہر ایک کا تعقُّل دوسرے پر موقوف ہو جیسے اِنْ کَانَ زَیْدٌ اَبَا بَکْرٍ کَانَ بَکْرٌ اِبْنَالَہٗ ۔

تعریفات و امثلہ

شرطیہ متصلہ لزومیّہ ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم و تالی کے درمیان علیّت یا تضایُف کا علاقہ پایا جائے ۔

علاقۂ علیّت کی مثال جیسے کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً کَانَ النَّھَارُ مَوْجُوْدًا
علاقۂ تضایُف کی مثال جیسے اِنْ کَانَ زَیْدٌ اَبَا لِبَکْرٍ کَانَ بَکْرٌ اِبْنًا لَہٗ

شرطیہ متصلہ اتفاقیہ ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم و تالی کے درمیان علیّت یا تضایُف کا علاقہ نہ پایا جائے۔ جیسے اِنْ کَانَ الْاِنْسَانُ نَاطِقًا فَالْحِمَارُ نَاھِقٌ ۔

شرطیہ منفصلہ ۔ وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم و تالی کے درمیان تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم کیا جائے۔ جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ یا لَیْسَ الْبَتَّۃَ ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِیَیْنِ ۔

تقسیمِ شرطیہ منفصلہ ۔ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حقیقیہ۔ نمبر ۲۔ مانعۃُ الجمع۔ نمبر ۳۔ مانعۃُ الخُلُوّ۔

وجہِ حصر ۔ شرطیہ منفصلہ تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس میں تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہوگا۔ یا فقط صدق میں ہوگا۔ یا فقط کذب میں ہوگا۔ بصورتِ اول حقیقیہ۔ بصورتِ ثانی مانعۃُ الجمع اور بصورتِ ثالث مانعۃُ الخُلُوّ۔

تعریفات و امثلہ

شرطیہ منفصلہ حقیقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہو۔ جیسے هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔ یا لَيْسَ الْبَتَّةَ هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِيَيْنِ۔

شرطیہ منفصلہ مانعۃُ الجمع۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم فقط صدق میں ہو۔ جیسے هٰذَا الشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ یا لَيْسَ الْبَتَّةَ هٰذَا الشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ۔

شرطیہ منفصلہ مانعۃُ الخُلُوّ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم فقط کذب میں ہو جیسے هٰذَا الشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ یا لَيْسَ الْبَتَّةَ هٰذَا الشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ۔

تقسیم شرطیہ منفصلہ نمبر ۲

شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ عنادیہ۔ نمبر ۲۔ اتفاقیہ۔

وجہ حصر۔ شرطیہ منفصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اسمیں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار سے ہے یا نہیں بصورتِ اوّل عنادیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ۔

تعریفات و امثلہ

عنادیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار سے ہو یعنی وہ دونوں کسی بھی مادہ میں جمع نہ ہو سکیں جیسے هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔

اتفاقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار

سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً کسی مخصوص مادہ میں تنافی پائی جائے ۔ جیسے اتفاق سے کوئی شخص اگر اسود ہو اور کاتب نہ ہو تو اس کے بارے میں یوں کہنا کہ هٰذَا الرَّجُلُ اِمَّا اَسْوَدُ اَوْ كَاتِبٌ ۔ اور اگر کوئی شخص اسود بھی ہو اور کاتب بھی ہو تو اس میں سواد و کتابت میں کوئی تنافی نہیں ۔

تقسیم شرطیہ نمبر۲ ۔ شرطیہ کی باعتبار مقدم کے تین قسمیں ہیں ۔ شخصیہ، محصورہ اور مہملہ ۔ اس میں طبعیہ متصوّر نہیں ۔

وجہِ حصر ۔ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکم مقدم کی کسی تقدیرِ معین پر ہے یا نہیں ۔ اگر ہے تو اُسے شخصیہ کہتے ہیں ۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیَ الْیَوْمَ فَاُكْرِمُكَ ۔ اور اگر حکم تقدیرِ معین پر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تقادیرِ مقدم کی کمیت کو بیان کیا گیا ہے یا نہیں ۔ بصورتِ اول محصورہ اور بصورتِ ثانی مہملہ ۔ حملیہ محصورہ کی طرح شرطیہ محصورہ کی بھی چار قسمیں ہیں جن کے الگ الگ سُور ہیں ۔

شرطیات کے سُور ۔ شرطیہ متصلہ موجبہ کلیہ کا سُور كُلَّمَا، مَهْمَا اور حَیْثُمَا یا جو بھی ان کے ہم معنیٰ ہو ۔

شرطیہ منفصلہ موجبہ کلیہ کا سُور لفظِ دَائِمًا ہے ۔ اور شرطیہ متصلہ سالبہ کلیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ کلیہ دونوں کا سُور لَیْسَ اَلْبَتَّةَ ہے ۔

شرطیہ متصلہ موجبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ موجبہ جزئیہ دونوں کا سُور قَدْ یَكُوْنُ ہے ۔

شرطیہ متصلہ سالبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ جزئیہ دونوں کا سُور قَدْ لَا یَكُوْنُ اور موجبہ کلیہ کے سُور پر حرفِ سلب کا داخل کرنا ہے ۔

نوٹ۔ قضیہ شرطیہ متصلہ مہملہ لفظ کو، اِنْ اور اِذَا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً کَانَ النَّهَارُ مَوْجُوْدًا۔ جبکہ شرطیہ منفصلہ مہملہ اِمَّا اور اَوْ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔

تقسیم شرطیہ۳ طرفین کے اعتبار سے شرطیہ کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ دو حملیوں سے مرکب ہو۔ جیسے كُلَّمَا كَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ

۲۔ دو متصلوں سے مرکب ہو۔ جیسے كُلَّمَا اِنْ كَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ فَكُلَّمَا لَمْ يَكُنِ الشَّيْءُ حَيَوَانًا لَمْ يَكُنْ اِنْسَانًا۔

۳۔ دو منفصلوں سے مرکب ہو۔ جیسے كُلَّمَا كَانَ دَائِمًا اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْعَدَدُ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا فَدَائِمًا اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ مُنْقَسِمًا بِمُتَسَاوِيَيْنِ اَوْ غَيْرَ مُنْقَسِمٍ بِهِمَا۔

۴۔ حملیہ و متصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ كَانَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ عِلَّةً لِوُجُوْدِ النَّهَارِ فَكُلَّمَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ۔

۵۔ حملیہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ كَانَ هٰذَا عَدَدًا فَهُوَ دَائِمًا اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا۔

۶۔ متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ كَانَ كُلَّمَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ فَدَائِمًا اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ الشَّمْسُ طَالِعَةً اَوْ لَا يَكُوْنَ النَّهَارُ مَوْجُوْدًا ۔

نقشہ اقسامِ قضیہ

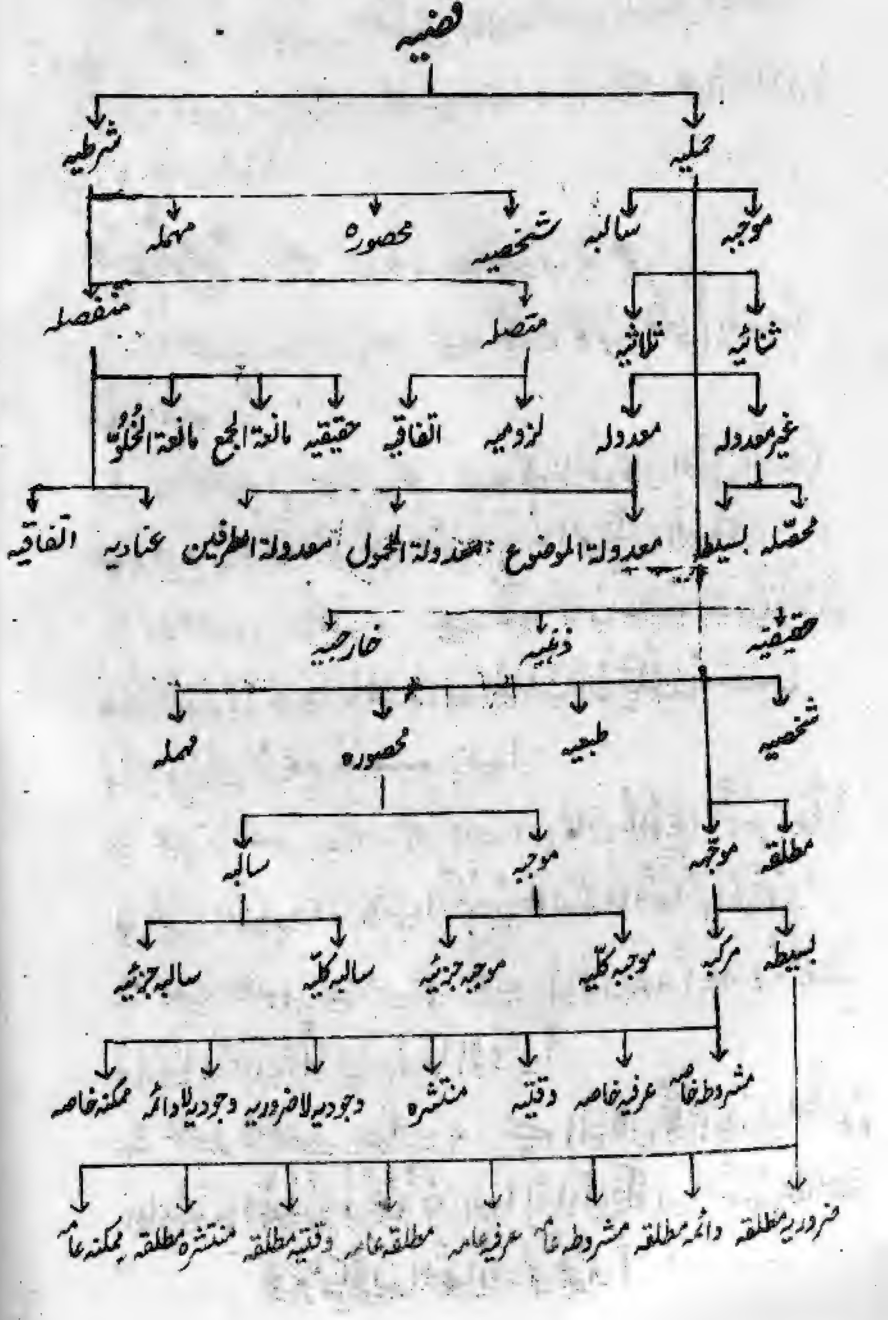
قضیہ
حملیہ
شرطیہ
موجبہ
سالبہ
شخصیہ
محصورہ
مہملہ
ثنائیہ
ثلاثیہ
متصلہ
منفصلہ
غیر معدولہ
معدولہ
لزومیہ
اتفاقیہ
حقیقیہ
مانعۃ الجمع
مانعۃ الخلو
محصلہ
بسیطہ
معدولۃ الموضوع
معدولۃ المحمول
معدولۃ الطرفین
عنادیہ
اتفاقیہ
حقیقیہ
ذہنیہ
خارجیہ
شخصیہ
طبعیہ
محصورہ
مہملہ
مطلقہ
موجہہ
موجبہ
سالبہ
بسیطہ
مرکبہ
موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ
سالبہ کلیہ
سالبہ جزئیہ
مشروطہ خاصہ
عرفیہ خاصہ
وقتیہ
منتشرہ
وجودیہ لاضروریہ
وجودیہ لادائمہ
ممکنہ خاصہ
ضروریہ مطلقہ
دائمہ مطلقہ
مشروطہ عامہ
عرفیہ عامہ
مطلقہ عامہ
وقتیہ مطلقہ
منتشرہ مطلقہ
ممکنہ عامہ

احکامِ قضیہ

قضیہ کے احکام تین ہیں۔ نمبر۱۔ تناقض۔ نمبر۲۔ عکسِ مستوی۔ نمبر۳۔ عکسِ نقیض۔

تناقض کی تعریف۔ دو قضیوں کا ایجاب و سلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ اُن دونوں میں سے ہر ایک کا صِدق باعتبار ذات کے دوسرے کے کذب کا تقاضا کرے۔ یعنی ان دونوں قضیوں میں سے اگر ایک سچا ہو تو دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔ نہ دونوں سچے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی دونوں جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور زَیْدٌ لَیْسَ بِعَالِمٍ۔

شرائطِ تناقض۔ قضایائے مخصوصہ و شخصیہ میں تناقض کے لئے آٹھ چیزوں میں اتحاد کا پایا جانا شرط ہے۔ اور وہ آٹھ چیزیں اس شعر میں مذکور ہیں ؎

در تناقض ہشت وحدت شرط داں ؛ وحدتِ موضوع و محمول و مکاں
وحدتِ شرط و اضافت جزء و کل ؛ قوّت و فعل است در آخر زماں

قضایائے محصورہ میں تناقض کے لئے وحداتِ ثمانیہ کے علاوہ کلیّت میں اختلاف بھی شرط ہے یعنی اگر ایک قضیہ کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہوگا۔

اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔

اور قضایائے موجّہہ میں مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ جہت میں اختلاف بھی شرط ہے یعنی اگر دونوں کی جہت ایک ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔

فائدہ۔ تناقض چونکہ تقابل کی قسم ہے لہٰذا تقابل کی تعریف و اقسام بیان

کی جاتی ہیں ۔

تعریفِ تقابُل ۔ دو چیزوں کا ایک جگہ ایک زمانے میں ایک جہت سے جمع نہ ہو سکنا ۔

اقسامِ تقابُل ۔ تقابُل کی چار قسمیں ہیں ۔ نمبر۱ ۔ تقابُلِ تضاد نمبر۲ ۔ تقابُلِ تناقُض ۔ نمبر۳ ۔ تقابُلِ تضائُف ۔ نمبر۴ ۔ تقابُلِ عدم وملکہ ۔

وجہِ حصر ۔ جن دو چیزوں کے درمیان تقابل ہوگا ان میں عقلی احتما تین ہیں کیونکہ یا تو وہ دونوں عدمی ہوں گی یا دونوں وجودی ہوں گی ۔ یا ایک وجودی اور ایک عدمی ہوگی ۔ پہلا احتمال باطل ہے کیونکہ دو عدمی چیزوں م تقابل نہیں ہو سکتا ۔

اگر دونوں وجودی ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہوں گی کہ اُن میں ایک کا تعقّل دوسری پر موقوف ہوگا یا نہیں ۔ اگر ہوگا تو یہ تقابُلِ تضائُف ہے جیسے صانع ومصنوع ۔

اور اگر اُن میں سے ایک کا تعقّل دوسری کے تعقّل پر موقوف نہیں ہے یہ تقابُلِ تضاد ہے ۔ جیسے سواد وبیاض اور زمین وآسمان ۔

اور اگر ایک وجودی اور ایک عدمی ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہو کہ اُن میں سے عدمی وجودی کا محل بن سکتی ہے یا نہیں ۔ اگر بن سکتی ہے تو تقابُلِ عدم وملکہ ہے ۔ جیسے حرکت وسکون ۔

اور اگر عدمی وجودی کا محل نہیں بن سکتی تو یہ تقابُلِ تناقُض ہوگا ۔ جیسے و عدم اور انسان ولاانسان ۔

فائدہ - جن دو قضیوں کے درمیان تناقض ہوتا ہے اُن میں سے ہر ایک قضیہ کو دوسرے قضیہ کی نقیض کہا جاتا ہے۔

محصوراتِ اربعہ کی نقیضیں

(۱) موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کی نقیض بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ آتی ہے۔

(۲) موجبہ جزئیہ کی نقیض سالبہ کلیہ آتی ہے۔ جیسے بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ کی نقیض لَا شَیْءَ مِنَ الْحَیَوَانِ بِاِنْسَانٍ آتی ہے۔

(۳) سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ آتی ہے۔ جیسے لَا شَیْءَ مِنَ الْحَیَوَانِ بِاِنْسَانٍ کی نقیض بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ آتی ہے۔

(۴) سالبہ جزئیہ کی نقیض موجبہ کلیہ آتی ہے جیسے بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ کی نقیض کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ آتی ہے۔

عکسِ مستوی کی تعریف

قضیہ کی جزءِ اول کو جزءِ ثانی کی جگہ اور جزءِ ثانی کو جزءِ اول کی جگہ رکھ دینا اسطور پر کہ ایجاب وسلب اور صدق باقی رہے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کا عکسِ مستوی بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ آتا ہے۔

محصوراتِ اربعہ کا عکسِ مستوی

(۱) موجبہ کلیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کا عکسِ مستوی بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ آتا ہے۔

(۲) موجبہ جزئیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے۔ جیسے بَعْضُ الْاِنْسَانِ

حَیَوَانٌ کا عکسِ مستوی بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ آتا ہے۔

(۳) سالبہ کلیہ کا عکسِ مُستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے۔ جیسے لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ کا عکسِ مستوی لَا شَیْءَ مِنَ الْحَجَرِ بِاِنْسَانٍ آتا ہے۔

(۴) سالبہ جزئیہ کا عکسِ مُستوی نہیں آتا۔ اس لئے کہ جس قضیہ میں موضوع عام اور محمول خاص ہو اُس قضیہ میں اگر سالبہ جُزئیہ کا عکسِ مستوی سالبہ جزئیہ لایا جائے تو وہ سچا نہیں ہوتا بلکہ جھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے بَعْضُ الْحَیَوَانِ لَیْسَ بِالْاِنْسَانِ سالبہ جزئیہ سچا ہے اور اس کا عکسِ مستوی بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ۔ جھوٹا ہے۔ حالانکہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو عکسِ مستوی کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

عکسِ نقیض کی تعریف

قضیہ کی جزءِ اوّل کی نقیض کو جزءِ ثانی کی جگہ اور جزءِ ثانی کی نقیض کو جزءِ اوّل کی جگہ رکھ دینا اسطور پر کہ ایجاب وسلب اور صدق باقی رہے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کا عکسِ نقیض کُلُّ لَا حَیَوَانٍ لَا اِنْسَانٌ آتا ہے۔

محصورات اربعہ کا عکسِ نقیض

(۱) موجبہ کلیہ کا عکسِ نقیض موجبہ کلیہ آتا ہے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کا عکسِ نقیض کُلُّ لَا حَیَوَانٍ لَا اِنْسَانٌ آتا ہے۔

(۲) موجبہ جزئیہ کا عکسِ نقیض نہیں آتا۔ اس لئے کہ اگر موجبہ جزئیہ کا عکسِ نقیض لائیں تو موجبہ جزئیہ ہی آسکتا ہے اور وہ ہر جگہ سچا نہیں ہوتا مثلاً بَعْضُ

الْحَیَوَانِ لَا اِنْسَانٌ سچا ہے اس کا اگر ہم عکسِ نقیض لائیں اور یوں کہیں بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَا حَیَوَانٌ تو یہ سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے۔ حالانکہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو عکسِ نقیض کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۳) سالبہ کلیہ کا عکسِ نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِفَرَسٍ کا عکسِ نقیض بَعْضُ اللَّا فَرَسِ لَیْسَ بِلَا اِنْسَانٍ آتا ہے۔

(۴) سالبہ جزئیہ کا عکسِ نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے بَعْضُ الْحَیَوَانِ لَیْسَ بِاِنْسَانٍ کا عکسِ نقیض بَعْضُ اللَّا اِنْسَانِ لَیْسَ بِلَا حَیَوَانٍ آتا ہے۔ اور یہ سچا ہے۔ کیونکہ گھوڑا لَا اِنْسَانٌ تو ہے لیکن لا حیوان نہیں ہے۔

جدول احکامِ محصوراتِ اربعہ

احکام اقسام محصورہ	نقیض	عکسِ مستوی	عکسِ نقیض
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	×
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ
سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	×	سالبہ جزئیہ

حُجّت کی بحث

تعریفِ حُجّت۔ وہ معلوماتِ تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے۔

تقسیم حجت۔ حُجّت کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ قیاس۔ نمبر ۲۔ استقراء۔ نمبر ۳۔ تمثیل۔

وجہِ حصر۔ حُجّت تین حال سے خالی نہیں ہو گی۔ کہ اُس میں استدلال کُلی سے جزئی پر ہو گا یا جزئی سے کُلی پر ہو گا۔ یا جزئی سے جزئی پر ہو گا۔

بصورتِ اول قیاس بصورتِ ثانی استقراء اور بصورتِ ثالث تمثیل۔

تعریفات و امثلہ۔

قیاس۔ وہ حُجت جس میں استدلال کلی سے جزئی پر ہو جیسے كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ وَ كُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا كُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ۔

استقراء۔ وہ حُجت جس میں استدلال جزئی سے کُلی پر ہو۔ جیسے ہم نے دیکھا کہ انسان فرس غنم وغیرہ چباتے وقت نیچے والے جبڑے کو ہلاتے ہیں تو ہم نے یہی حکم تمام حیوانوں پر لگا دیا اور یوں کہا كُلُّ حَيَوَانٍ يُحَرِّكُ فَكَّهُ الْاَسْفَلَ عِنْدَ الْمَضْغِ۔

تمثیل۔ وہ حُجت جس میں استدلال جزئی سے جزئی پر ہو۔ جیسے شجر حادث ہے۔ کیونکہ وہ جسم ہے لہٰذا افلاک بھی حادث ہو گا اس لئے کہ وہ بھی جسم ہے۔

فائدہ۔ قیاس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ یقینی ہوتا ہے۔ اور استقراء و تمثیل

سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ظنی ہوتا ہے۔

نوٹ۔ قیاس کی تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے۔

ھُوَ قَوْلٌ مُؤَلَّفٌ مِنْ قَضَایَا مَتٰی سُلِّمَتْ لَزِمَ عَنْهَا قَوْلٌ آخَرُ۔

قیاس اُس قول کو کہتے ہیں جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ اُن قضایا کو تسلیم کر لینے سے ایک اور قضیہ کو ماننا لازم آئے۔

تقسیماتِ قیاس۔ قیاس کی یہاں ہم دو تقسیمیں کریں گے۔

نمبر۱۔ صورت کے اعتبار سے۔

نمبر۲۔ مادہ کے اعتبار سے۔

تقسیمِ قیاس (باعتبارِ صورت) صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ اقترانی۔ نمبر۲۔ استثنائی۔

وجہِ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ بالفعل مذکورہ ہوگا یا نہیں۔ اگر ہو تو اُسے قیاسِ استثنائی کہتے ہیں۔

اور اگر اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو تو اُسے قیاسِ اقترانی کہتے ہیں۔

تعریفات و امثلہ

قیاسِ اقترانی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَکُلُّ حَیَوَانٍ حَسَّاسٌ

تو نتیجہ آئے گا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ۔

قیاسِ استثنائی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے کُلَّمَا کَانَ هٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیَوَانًا لٰکِنَّهٗ اِنْسَانٌ فَهُوَ حَیَوَانٌ یا لٰکِنَّهٗ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ فَهُوَ لَیْسَ بِاِنْسَانٍ

فائدہ۔ نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر کہا جاتا ہے۔

اور قیاس جن قضایا سے مُرکب ہوتا ہے اُن قضایا کو مقدماتِ قیاس کہا جاتا ہے۔

اور قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر پایا جائے اُس کو صغریٰ اور جس مقدمہ میں اکبر پایا جائے اُس کو کُبریٰ کہا جاتا ہے۔

اور جو لفظ صغریٰ و کبریٰ دونوں میں موجود ہو اُس کو حدِّ اوسط کہا جاتا ہے۔

اور حدِّ اوسط کو اصغر و اکبر کے ساتھ ملانے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اُسے شکل کہتے ہیں۔

تقسیمِ اقترانی۔ قیاسِ اقترانی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ حملی۔ نمبر۲۔ شرطی۔

وجہِ حصر۔ قیاسِ اقترانی دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ وہ محض قضایائے حملیہ سے مُرکب ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول حملی اور بصورتِ ثانی شرطی۔

تعریفات و امثلہ

قیاسِ اقترانی حملی۔ وہ قیاسِ اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مُرکب ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَ کُلُّ حَیَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ۔

قیاسِ اقترانی شرطی۔ وہ قیاسِ اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مُرکب نہ ہو۔ عام ازیں کہ وہ محض قضایائے شرطیہ سے مُرکب ہو یا حملیہ و شرطیہ دونوں سے مُرکب ہو۔

اگر محض شرطیات سے مُرکب ہو تو اُس کی مثال جیسے کُلَّمَا کَانَ زَیْدٌ اِنْسَانًا کَانَ حَیَوَانًا وَکُلَّمَا کَانَ حَیَوَانًا کَانَ جِسْمًا تو نتیجہ آئے گا کُلَّمَا کَانَ زَیْدٌ اِنْسَانًا کَانَ جِسْمًا۔

اگر شرطیہ و حملیہ دونوں سے مُرکب ہو تو اُس کی مثال جیسے کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیَوَانًا وَکُلُّ حَیَوَانٍ جِسْمٌ تو نتیجہ آئے گا کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ جِسْمًا۔

فائدہ۔ قیاسِ اقترانی شرطی کی باعتبار مقدمات کے پانچ قسمیں ہیں (۱) دو متصلوں سے مرکب ہو (۲) دو منفصلوں سے مرکب ہو (۳) متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہو (۴) حملیہ و متصلہ سے مرکب ہو (۵) حملیہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ اِن میں سے قسمِ اول و رابع کی مثالیں ذکر کر دی گئیں باقی اختصاراً چھوڑ دی گئیں

اشکالِ قیاسِ اقترانی۔ قیاسِ اقترانی کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں ہیں چاہے قیاسِ اقترانی حملی ہو یا شرطی۔

وجہ حصر۔ حدّ اوسط چار حال سے خالی نہ ہو گا کہ وہ صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو گا۔ یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو گا یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو گا یا صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو گا۔ بصورتِ اول شکلِ اول۔ بصورتِ ثانی شکلِ ثانی۔ بصورتِ ثالث شکلِ ثالث۔ اور

بصورت رابع شکلِ رابع ۔

تعریفات و امثلہ

شکلِ اوّل ۔ وہ شکل جس میں حدِّ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع واقع ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَکُلُّ حَیَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ ۔

شکلِ ثانی ۔ وہ شکل جس میں حدِّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول واقع ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَلَا شَیْءَ مِنَ الْجَمَادِ بِحَیَوَانٍ تو نتیجہ آئے گا لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِجَمَادٍ ۔

شکلِ ثالث ۔ وہ شکل جس میں حدِّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع واقع ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَکُلُّ اِنْسَانٍ نَاطِقٌ ۔ تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَیَوَانِ نَاطِقٌ ۔

شکلِ رابع ۔ وہ شکل جس میں حدِّ اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول واقع ہو۔ جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَکُلُّ نَاطِقٍ اِنْسَانٌ تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَیَوَانِ نَاطِقٌ ۔

تقسیمِ استثنائی ۔ قیاسِ استثنائی کی دو قسمیں ہیں ۔

نمبر۱ ۔ اتصالی ۔ نمبر۲ ۔ انفصالی ۔

وجہِ حصر ۔ قیاسِ استثنائی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا پہلا مقدمہ شرطیہ متصلہ ہوگا یا منفصلہ ۔

بصورتِ اوّل اتصالی اور بصورتِ ثانی انفصالی ۔

تعریفات و امثلہ

قیاسِ اِستِثنائی اِتِّصالی ۔ وہ قیاسِ استثنائی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ متصلہ ہو جیسے کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ لٰکِنَّ الشَّمْسَ طَالِعَۃٌ تو نتیجہ آئے گا اَلنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ۔

قیاسِ اِستِثنائی اِنفِصَالی ۔ وہ قیاسِ استثنائی جس کا پہلا مُقدمہ شرطیہ منفصلہ ہو جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لٰکِنَّہٗ زَوْجٌ نتیجہ آئیگا ھٰذَا الْعَدَدُ لَیْسَ بِفَرْدٍ۔

اَشکالِ اِتِّصَالی ۔ قیاسِ استثنائی اتصالی کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں۔

شکلِ اول ۔ استثناء ہو عینِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عینِ تالی۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیَوَانًا لٰکِنَّہٗ اِنْسَانٌ فَھُوَ حَیَوَانٌ۔

شکلِ ثانی ۔ استثناء ہو نقیضِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ مُقدم۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیَوَانًا لٰکِنَّہٗ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ فَھُوَ لَیْسَ بِاِنْسَانٍ۔

اَشکالِ اِنفِصَالی ۔ قیاسِ استثنائی انفصالی کی تین قسمیں ہیں۔

نمبر ا ۔ وہ قیاسِ استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ حقیقیہ ہو۔ اس کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں ہیں۔

شکلِ اوّل ۔ استثناء ہو عینِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ تالی جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لٰکِنَّہٗ زَوْجٌ فَھُوَ لَیْسَ بِفَرْدٍ۔

شکلِ ثانی ۔ استثناء ہو عینِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ مقدم۔ جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ

اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لٰکِنَّہٗ فَرْدٌ فَھُوَ لَیْسَ بِزَوْجٍ۔

شکلِ ثالث۔ استثناء ہو نقیضِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عینِ تالی جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لٰکِنَّہٗ لَیْسَ بِزَوْجٍ فَھُوَ فَرْدٌ۔

شکلِ رابع۔ استثناء ہو نقیضِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا عینِ مقدم جیسے ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لٰکِنَّہٗ لَیْسَ بِفَرْدٍ فَھُوَ زَوْجٌ۔

نمبر ۲۔ وہ قیاسِ استثنائی انفصالی جس کا پہلا مُقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعۃُ الجمع ہو۔ اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں۔

شکلِ اوّل۔ استثناء ہو عینِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ تالی جیسے ھٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ لٰکِنَّہٗ شَجَرٌ فَھُوَ لَیْسَ بِحَجَرٍ۔

شکلِ ثانی۔ استثناء ہو عینِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ مقدم جیسے ھٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ لٰکِنَّہٗ حَجَرٌ فَھُوَ لَیْسَ بِشَجَرٍ۔

نمبر ۳۔ وہ قیاسِ استثنائی انفصالی جس کا پہلا مُقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعۃُ الخُلُوّ ہو۔ اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں۔

شکلِ اوّل۔ استثناء ہو نقیضِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عینِ تالی جیسے ھٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ لٰکِنَّہٗ لَیْسَ بِلَا شَجَرٍ فَھُوَ لَا حَجَرٌ۔

شکلِ ثانی۔ استثناء ہو نقیضِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا عینِ مقدم جیسے ھٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ لٰکِنَّہٗ لَیْسَ بِلَا حَجَرٍ فَھُوَ لَا شَجَرٌ۔

تقسیمِ قیاس (باعتبارِ مادّہ)

مادّہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔ انہیں صناعاتِ خمسہ بھی کہا جاتا ہے۔

نمبر۱۔ بُرہان۔ نمبر۲۔ جَدَل۔ نمبر۳۔ خطابت۔ نمبر۴۔ شعر۔ نمبر۵۔ سَفسَطَہ

وجہِ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کے مقدمات مفیدِ تصدیق ہوں گے یا مفیدِ تخییل بصورتِ ثانی شعر۔ اور بصورتِ اول پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ ظن ہوں گے یا مفیدِ جزم بصورتِ اول خطابت اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ جزمِ یقینی ہیں یا نہیں۔ بصورتِ اول بُرہان اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اُن مقدمات میں عوام کے عمومِ اعتراف اور تسلیمِ خصم کا اعتبار کیا گیا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اول جَدَل اور بصورتِ ثانی سَفسَطَہ۔

تعریفات و امثلہ

بُرہان۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو۔ چاہے تمام قضایا بدیہیہ ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ اور بعض نظریہ ہوں جیسے اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ۔ وَكُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ۔ فَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔

نوٹ۔ جو قضایا صناعاتِ خمسہ کی تعریفوں میں مذکور ہیں ان کی تعریفات و امثلہ کتاب کے آخر میں مَوَادِّ اَقیِسَہ کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

جَدَل۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مشہورہ یا مسلّمہ سے مرکب ہو۔ جیسے اَلْقِسْمُ بَیْنَ الزَّوْجَاتِ عَدْلٌ۔ وَكُلُّ عَدْلٍ حَسَنٌ۔ فَالْقِسْمُ بَیْنَ الزَّوْجَاتِ حَسَنٌ۔

تقسیمِ قیاس (باعتبارِ مادّہ)

مادّہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔ انہیں صناعاتِ خمسہ بھی کہا جاتا ہے۔

نمبر۱۔ بُرہان۔ نمبر۲۔ جَدَل۔ نمبر۳۔ خطابت۔ نمبر۴۔ شعر۔ نمبر۵۔ سَفْسَطَہ

وجہِ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کے مقدمات مفیدِ تصدیق ہوں گے یا مفیدِ تخییل بصورتِ ثانی شعر۔ اور بصورتِ اول پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ ظن ہوں گے یا مفیدِ جزم بصورتِ اول خطابت اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ جزم یقینی ہیں یا نہیں۔ بصورتِ اول بُرہان اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اُن مقدمات میں عوام کے عمومِ اعتراف اور تسلیمِ خصم کا اعتبار کیا گیا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اول جَدَل اور بصورتِ ثانی سَفْسَطَہ۔

تعریفات و امثلہ

بُرہان۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو۔ چاہے تمام قضایا بدیہیہ ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ اور بعض نظریہ ہوں جیسے اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ۔ وَكُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ۔ فَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔

نوٹ۔ جو قضایا صناعاتِ خمسہ کی تعریفوں میں مذکور ہیں ان کی تعریفات و امثلہ کتاب کے آخر میں مَوَادِّ اقیسہ کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

جَدَل۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مشہورہ یا مسلّمہ سے مرکب ہو۔ جیسے اَلْقِسْمُ بَیْنَ الزَّوْجَاتِ عَدْلٌ۔ وَكُلُّ عَدْلٍ حَسَنٌ۔ فَالْقِسْمُ بَیْنَ الزَّوْجَاتِ حَسَنٌ۔

خطابت ۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مقبولہ یا مظنونہ سے مرکب ہو جیسے زَیْدٌ یَّطُوْفُ بِاللَّیْلِ مُخْتَفِیًا فِیْ سِکَکِ الْبَلَدِ وَکُلُّ مَنْ یَّطُوْفُ بِاللَّیْلِ مُخْتَفِیًا فِیْ سِکَکِ الْبَلَدِ فَهُوَ سَارِقٌ ۔ فَزَیْدٌ سَارِقٌ ۔

(یعنی زید رات کو چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومتا ہے اور جو رات کو چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومے وہ چور ہوتا ہے لہٰذا زید چور ہے)

شعر ۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مُخَیَّلَہ سے مرکب ہو۔ جیسے مَحْبُوْبِیْ قَمَرٌ مَزْرُوْرٌ عَلَیْهِ الْغُلَالَۃُ ۔ وَکُلُّ قَمَرٍ مَزْرُوْرٍ عَلَیْهِ الْغُلَالَۃُ مُنْشَقُّ الْغُلَالَۃِ ۔ فَمَحْبُوْبِیْ مُنْشَقُّ الْغُلَالَۃِ ۔

میرا محبوب چاند ہے جس پر بنیان کے بٹن باندھے گئے ہیں اور ہر وہ چاند جس پر بنیان کے بٹن باندھے گئے ہوں وہ پھٹے ہوئے بنیان والا ہوتا ہے لہٰذا میرا محبوب پھٹے ہوئے بنیان والا ہے ۔

سُفْسَطَہ ۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے وہمیہ کاذبہ یا قضایائے کاذبہ مشابہ بصادقہ سے مرکب ہو۔ جیسے اَلْعَقْلُ مَوْجُوْدٌ ۔ وَکُلُّ مَوْجُوْدٍ مُشَارٌ اِلَیْهِ ۔ فَالْعَقْلُ مُشَارٌ اِلَیْهِ ۔

فائدہ ۔ قیاس برہانی میں یہ شرط ہے کہ اسکے تمام مقدمات یقینیہ ہوں باقی چار قسموں کا اُن ہی قضایا سے مرکب ہونا شرط نہیں جنکا ذکر ان کی تعریفوں میں ہوا بلکہ کوئی قضیہ اُن سے اعلیٰ بھی ہوسکتا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جو قیاس اعلیٰ و ادنیٰ مقدمات سے مرکب ہو اس میں ادنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے ۔

نقشہ صناعاتِ خمسہ مطابقِ وجہِ حصر

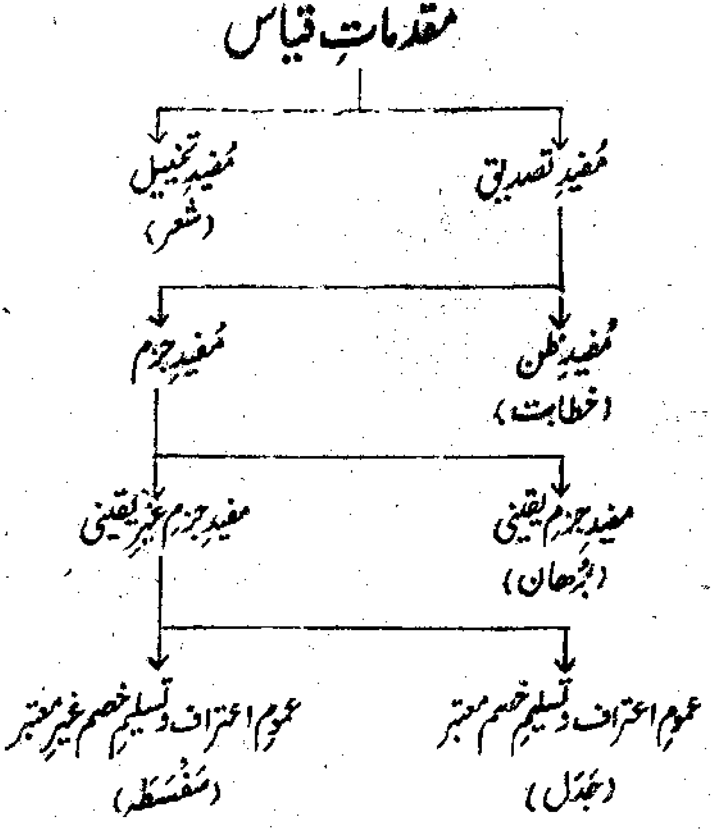
مقدماتِ قیاس
مُفیدِ تصدیق
مُفیدِ تخییل
(شعر)
مُفیدِ ظن
(خطابت)
مُفیدِ جزم
مفیدِ جزمِ یقینی
(بُرہان)
مفیدِ جزمِ غیرِ یقینی
عمومِ اعتراف و تسلیمِ خصم معتبر
(جدَل)
عمومِ اعتراف و تسلیمِ خصم غیرِ معتبر
(سفسطہ)

تقسیمِ بُرہان - بُرہان کی دو قسمیں ہیں نمبر۱ - لِمّی - نمبر۲ - اِنّی

وجہِ حصر - بُرہان دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس میں حدِ اوسط حُکم کے لئے فقط ذہن میں علّت بنے گا یا ذہن اور خارج دونوں میں - بصورتِ اوّل بُرہانِ اِنّی اور بصورتِ ثانی بُرہانِ لِمّی -

تعریفات و امثلہ

بُرہانِ لِمّی ۔ وہ بُرہان جس میں حدِّ اوسط ذہن میں بھی حکم کے لئے عِلّت بنے اور خارج میں بھی۔ جیسے زَیْدٌ مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاطِ۔ وَکُلُّ مُتَعَفِّنِ الْاَخْلَاطِ مَحْمُوْمٌ تو نتیجہ آئے گا زَیْدٌ مَحْمُوْمٌ اس مثال میں مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاط حدِّ اوسط ہے جو کہ محموم کے لئے ذہن میں بھی عِلّت ہے اور خارج میں بھی۔

بُرہانِ اِنّی ۔ وہ بُرہان جس میں حدِّ اوسط حکم کے لئے فقط ذہن میں عِلّت بنے اور خارج میں وہ علّت نہ بنے۔ جیسے زَیْدٌ مَحْمُوْمٌ۔ وَکُلُّ مَحْمُوْمٍ مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاطِ تو نتیجہ آئے گا زَیْدٌ مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاطِ۔

اِس مثال میں حدِّ اوسط یعنی مَحْمُوْم ذہن میں تو مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاط کے لئے علّت ہے لیکن خارج میں علت نہیں۔ بلکہ معلُول ہے مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاط کا۔ اِس لئے کہ مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاط ہونے کی وجہ سے زید محموم ہوا۔ یعنی زید کو بخار ہوا۔ نہ کہ بخار ہونے کی وجہ سے زید مُتَعَفِّنُ الْاَخْلَاط ہوا۔

فائدہ ۔ برہانِ لمی و انی کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ اگر سبب و علت کے وجود سے مسبب و معلول پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ لمی ہے۔ جیسے تعفنِ اخلاط کے وجود سے بُخار پر استدلال۔ اور اگر مسبب و معلول کے وجود سے سبب و علت پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ انی ہے۔ جیسے بُخار کے وجود سے تعفنِ اخلاط پر استدلال

نقشہ اقسامِ حُجّت

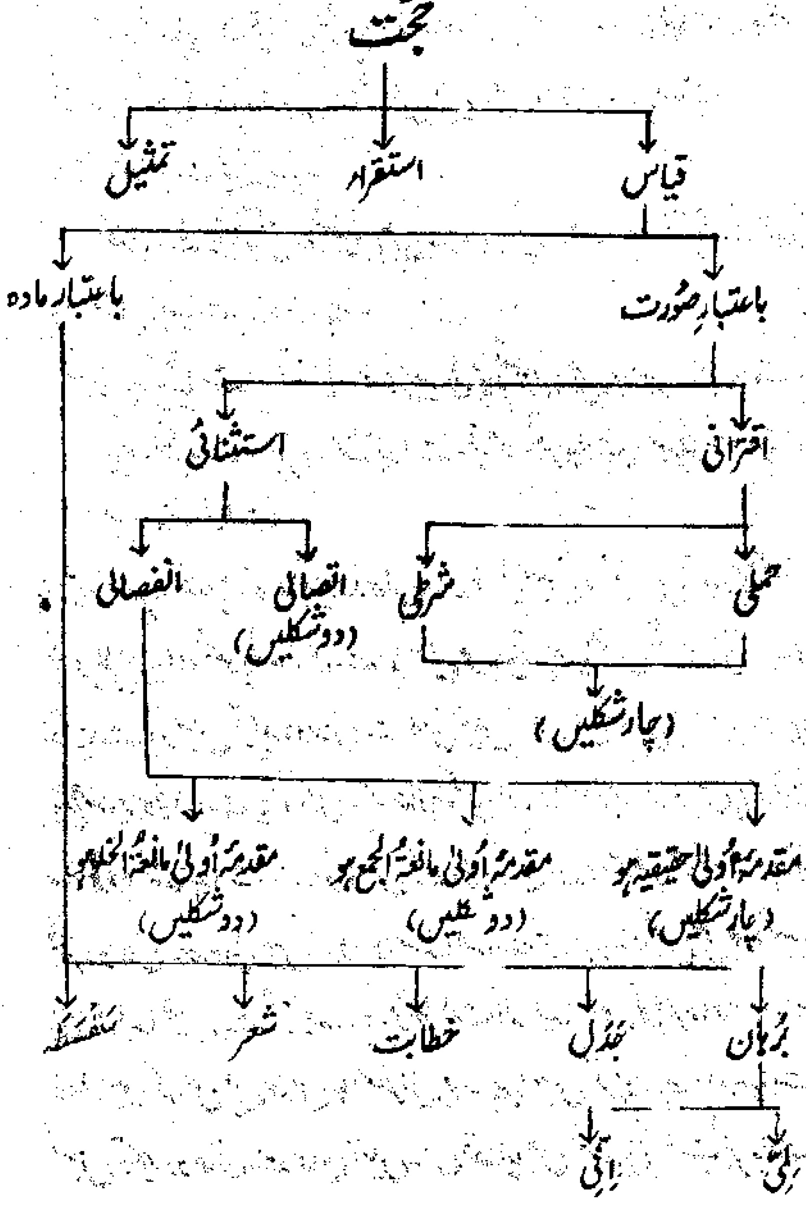
حُجّت
قیاس
استقراء
تمثیل
باعتبارِ صورت
باعتبار مادہ
اقترانی
استثنائی
حملی
شرطی
(چار شکلیں)
اتصالی
(دو شکلیں)
انفصالی
مقدمۂ اُولیٰ حقیقیہ ہو
(چار شکلیں)
مقدمۂ اُولیٰ مانعۃ الجمع ہو
(دو شکلیں)
مقدمۂ اُولیٰ مانعۃ الخلو ہو
(دو شکلیں)
برہان
جدل
خطابت
شعر
سفسطہ
لِمّی
اِنّی

مَوَادِّ اَقْیِسَہ

جن قضایا سے قیاس مرکب ہوتا ہے انہیں مَوَادِّ اَقْیِسَہ (قیاسوں کے مادّے) کہا جاتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ قضایائے یقینیہ۔ نمبر۲۔ قضایائے غیر یقینیہ۔

قضایائے یقینیہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدیہیات (۲) نظریات جن کی انتہا بدیہیات پر ہوتی ہے۔

تقسیمِ بدیہیات۔ قضایائے بدیہیہ کی چھ قسمیں ہیں۔ نمبر۱۔ اوّلیات۔ نمبر۲۔ فطریات۔ نمبر۳۔ مشاہدات۔ نمبر۴۔ تجربیات۔ نمبر۵۔ حدسیات۔ نمبر۶۔ متواترات۔

وجہِ حصر۔ قضایائے بدیہیہ دو حال سے خالی نہیں کہ اُن میں تصدیق محض تصورِ طرفین اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں اگر ہو جاتی ہے تو اوّلیات اگر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان میں تصدیق حواسِ ظاہرہ یا باطنہ پر موقوف ہے یا حواس کے علاوہ کسی اور واسطے پر اگر حواس پر موقوف ہے تو وہ مشاہدات۔ اور اگر حواس کے علاوہ کسی اور واسطے پر موقوف ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ واسطہ ایسا ہے جو ذہن سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا یا ایسا نہیں ہے اگر ایسا ہے تو فطریات اگر ایسا نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حدس کا استعمال ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو حدسیات نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ ان قضایا میں تصدیق کثرتِ تجربات

کی وجہ سے حاصل ہو رہی ہے یا ایسی جماعت کے خبر دینے سے جس جماعت کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو بصورتِ ثانی متواترات اور بصورتِ اوّل تجربیات۔

تعریفات و امثلہ

اَوَّلِیَّات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق محض تصورِ طرفین اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو کسی اور واسطے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے اَلْکُلُّ اَعْظَمُ مِنَ الْجُزْءِ۔

فِطْرِیَّات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسے واسطے سے حاصل ہو جو ذہن سے کبھی بھی غائب نہیں ہوتا ان کو قضایا قیاساتُھَا مَعَھَا بھی کہا جاتا ہے جیسے اَلْاَرْبَعَۃُ زَوْجٌ، اَلْوَاحِدُ نِصْفُ الْاِثْنَیْنِ۔

حَدْسِیَّات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حدس کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے جیسے نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ۔

فائدہ ۔ حدس کا معنیٰ ہے سُرْعَۃُ اِنْتِقَالِ الذِّہْنِ مِنَ الْمَبَادِیْ اِلَی الْمَطَالِبِ یعنی ذہن کا فوراً مبادی سے مطالب کی طرف منتقل ہو جانا۔

مُشَاہَدَات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ یا حواسِ باطنہ بواسطے سے حاصل ہو اس کی دو قسمیں ہیں نمبر۱۔ حِسِّیَّات یعنی وہ قضایائے بدیہیہ جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے جیسے اَلنَّارُ حَارَّۃٌ۔ نمبر۲۔ وِجْدَانِیَّات یعنی وہ قضایائے بدیہیہ جن میں تصدیق حواسِ باطنہ کے واسطے سے حاصل ہو جیسے اَنَا عَطْشَانٌ۔

فائدہ ۔ حواسِ ظاہرہ پانچ ہیں۔ نمبر۱۔ سامعہ یعنی سننے کی قوت

نمبر۲۔ باصِرہ یعنی دیکھنے کی قوت۔ نمبر۳۔ ذائِقہ۔ یعنی چکھنے کی قوت۔
نمبر۴۔ شامّہ۔ یعنی سونگھنے کی قوت۔ نمبر۵۔ لامِسہ یعنی چھونے کی قوت۔

حواسِ باطنہ بھی پانچ ہیں۔

نمبر۱۔ حِسِّ مشترک یعنی وہ قوت جو صُوَرِ جُزئیّہ کا اِدراک کرتی ہے۔

نمبر۲۔ خیال یعنی وہ قوت جو حِسِّ مشترک سے حاصل شدہ صُوَر کے لئے خزانہ ہوتی ہے۔

نمبر۳۔ وَہم یعنی وہ قوت جو معانی جُزئیہ کا اِدراک کرتی ہے۔

نمبر۴۔ حافظہ یعنی وہ قوت جو وہم سے حاصل شدہ معانی کے لئے خزانہ ہوتی ہے۔

نمبر۵۔ مُتَصَرِّفہ یعنی وہ قوت جو صُوَرِ جُزئیّہ اور معانی جزئیہ میں تحلیل و ترکیب کا تصرف کرتی ہے۔

تَجرِبیّات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق بار بار کے تجربات کے بعد حاصل ہو جیسے اَلسَّقْمُونِیا مُسْہِلٌ لِلصَّفْرَاءِ۔

مُتَوَاتِرَات ۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسی جماعت کے خبر دینے سے حاصل ہو جس کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو جیسے مَکَّۃُ بَلْدَۃٌ

قضایائے غیرِ یقینیہ

مَشْہُورَات ۔ وہ قضایا جن میں کسی قوم کی آراء باہم متفق ہوں جیسے اَلْعَدْلُ حَسَنٌ۔

مُسَلَّمَات ۔ وہ قضایا جو خصم (مقابل) کے نزدیک تسلیم شدہ ہوں

مَقْبُولَات ۔ وہ قضایا جو ایسے افراد سے ماخوذ ہو جن کے بارے میں حُسنِ

ظن پایا جاتا ہے مثلاً اولیاء اللہ اور حکماء سے ماخوذ ہوں یاد رہے کہ جو قضایا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ماخوذ ہوئے ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں ان سے مرکب ہونے والا قیاس خطابی نہیں بلکہ برہانی ہوتا ہے۔

مَظنُونَات۔ وہ قضایا جن میں حکم ظنِّ غالب کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

مُخَیَّلَات۔ وہ قضایا جو ذہن میں رغبت یا نفرت پیدا کرتے ہیں جیسے اَلْخَمْرُ یَاقُوْتِیَّۃٌ "سَیَّالَۃٌ"۔

وَہْمِیَّات۔ وہ قضایائے کاذبہ جن میں نفس وہم کے تابع ہو کر غیرِ محسوس پر وہی حکم لگا دیتا ہے جو محسوس پر لگایا جاتا ہے جیسے کُلُّ مَوْجُوْدٍ مُشَارٌ اِلَیْہِ۔

مُشَبَّہَات۔ وہ قضایائے کاذبہ جو لفظاً یا معناً سچے قضایا کے مشابہ ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص گدھے کی تصویر کے بارے میں کہے ھٰذَا حِمَارٌ وَّکُلُّ حِمَارٍ نَاہِقٌ۔

نقشہ مَوَادِّ اَقْیِسَہ

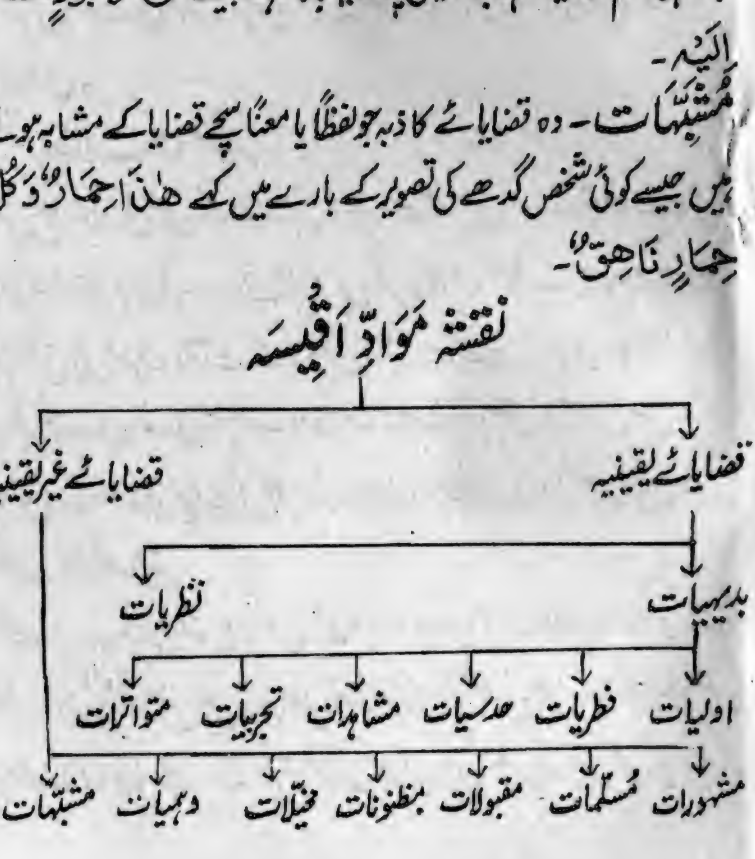
قضایائے یقینیہ
قضایائے غیر یقینیہ
بدیہیات
نظریات
اولیات
فطریات
حدسیات
مشاہدات
تجربیات
متواترات
مشہورات
مُسلّمات
مقبولات
مظنونات
مخیّلات
وہمیات
مشبّہات

اجزاءِ عُلُوم

وہ امور جن سے علوم میں بحث کی جاتی ہے انہیں اجزاءِ علوم کہا جاتا ہے اور وہ تین ہیں ع۱ موضوع ع۲ مُبادی ع۳ مسائل۔

وجہ حصر۔ جن امور سے کسی علم میں بحث کی جاتی ہے وہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے کہ ان کو دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہے یا نہیں بصورتِ اول مسائل اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان کے عوارض ذاتیہ سے علم میں بحث کی جاتی ہے یا نہیں بصورتِ اول موضوع اور بصورتِ ثانی مُبادی۔

تعریفات و امثلہ

موضوع۔ وہ شئی جس کے عوارضِ ذاتیہ سے علم میں بحث کی جائے وہی اُس علم کا موضوع ہوتی ہے جیسے علمِ نحو میں کلمہ و کلام، علمِ طب میں بدنِ انسانی اور علمِ منطق میں معرف و حجّت کے عوارضِ ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے لہٰذا کلمہ و کلام علمِ نحو، بدنِ انسانی علمِ طب اور معرف و حجّت علمِ منطق کا موضوع ہیں

مَبَادِی۔ وہ امور جن پر مسائلِ علم موقوف ہوں۔ مبادی کی دو قسمیں ہیں۔ ع۱ تصوریہ ع۲ تصدیقیہ۔

تصوریہ سے مراد موضوع، اُس کے اجزاء، اُس کی جزئیات اور اُس کے عوارضِ ذاتیہ کی تعریفیں ہیں۔ مبادی تصدیقیہ کی دو قسمیں ہیں ع۱ بدیہیّۃ انہیں علومِ متعارفہ کہا جاتا ہے۔ ع۲ نظریّہ مُسلّمہ پھر ان میں تسلیم اگر حُسنِ ظن کی بنیاد

پر ہے تو انہیں اصولِ موضوعہ کہا جاتا ہے اور اگر ان میں تسلیم مع انکار ہے تو انہیں مصادرات کہا جاتا ہے۔

مسائل۔ وہ قضایا جن کو علم میں دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔

نقشہ اجزاءِ عُلُوم

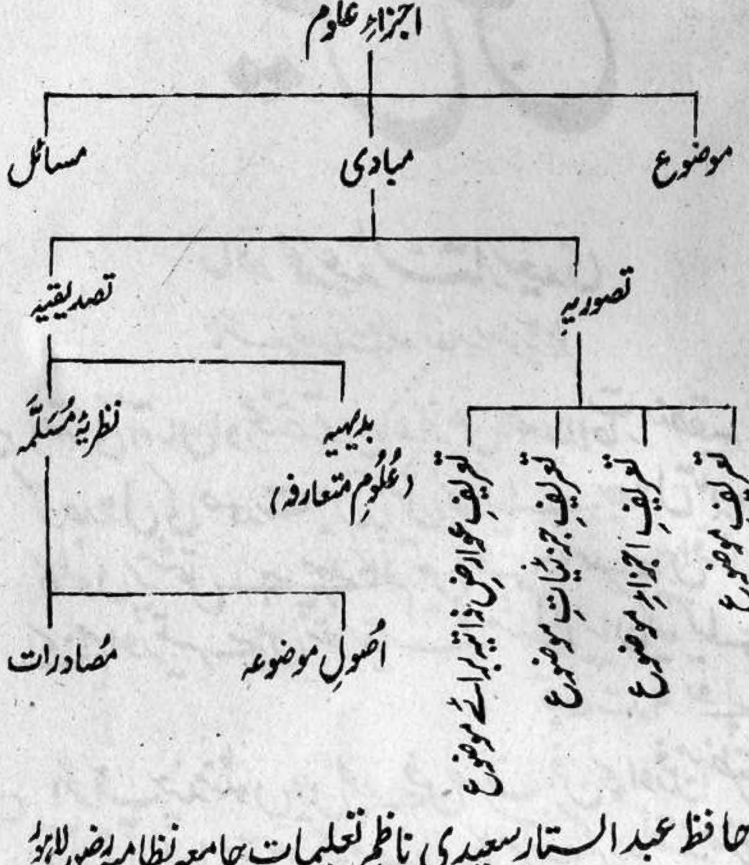
اجزاءِ علوم
موضوع
مبادی
مسائل
تصوریہ
تصدیقیہ
تعریفِ موضوع
تعریفِ اجزاءِ موضوع
تعریفِ جزئیاتِ موضوع
تعریفِ عوارضِ ذاتیہ برائے موضوع
بدیہیہ
(عُلُومِ متعارفہ)
نظریہ مُسَلَّمہ
اُصولِ موضوعہ
مُصادرات

حافظ عبد الستار سعیدی ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۷ جمادی الاُخریٰ ۱۴۱۰ھ / ۵ جنوری ۱۹۹۰ء

۲۵۰ اصطلاحاتِ منطقیہ کی نہایت آسان تعریفیں اور مثالیں

تلخیص المنطق

حافظ محمد عبد الستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

○ انتہائی آسان اور مختصر ترین انداز میں اصطلاحاتِ منطقیہ کو جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ جدول تین کالموں پر مشتمل ہے پہلے کالم میں مقسم، دوسرے میں اقسام کے نام اور تیسرے میں تعریفات و امثلہ کو بیان کیا گیا ہے

قیمت ۹ روپے

○ اگر آپ چند منٹوں میں پورے فن صرف، فن نحو اور فن منطق پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو مصنف کا مرتب کردہ نقشۂ صرف نقشۂ نحو اور نقشۂ منطق ملاحظہ فرمائیں۔ ہر نقشہ کی قیمت ۸ روپے

اہل سنّت و جماعت کی چند اہم دینی، ملی اور سیاسی شخصیات کا اجمالی تعارف

تاریخ ساز شخصیات

ناشر
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور